TIGHT BINDING BOOK

brown book

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222499
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۱۵ ص - د Accession No. ۱۲۵۳۹

Author صدر محمد حیدر

Title دیوان صدر ۱۲۸۶ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

بافضال شیرازه بند دواوین عالم ایجاد و لطفیل باعث نظم رنگین مضامین معاش و معاد درین هنگام بهار در جیب گل در دامان این گلزار سراسر نزهت و مسرت تا ایام فردوس منزلت دام قدسیه

صدر

دیوان

از طبعزاد شاعر سلیم طبع درست خیال محمد حمید رضا صاحب صدر صاحب کمال باهتمام خاکپای اهل سخن سنج ایاز محمد جمال الدین اعجاز در گلزمین

[illegible] الاخبار بآبیاری طبع سرسبز و شاداب گردید

Checked 1978

Checked 1969

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرا دیوان ہے مظہر لمعۂ انوار یزدان کا
طلوع نیر اعظم ہے مطلع میرے دیوان کا

لکھا ہے وصف مین نے مصحف رخسار جانان کا
کلام اللہ محافظ کیون نہو میرے دیوان کا

خدایا ہو گمان دیوان پر کیونکر نہ قرآن کا
کلام اللہ کا آیہ ہے مطلع میرے دیوان کا

عطارد دیکھہ کر خامہ در اکیونکر نہ تھرائے
فصاحت مین تو ہمسر ہون نہین سحبان سخندان کا

ڈرونگا کب مین گیدر بھپکیون سے سگ خفا ہوکر
سگ کوی نہی ہون رشک ہون شیر نیستان کا

جلاون برق سوزان کو رلاون ابر باران کو
کرون ذکر آہ آتش کا اور چشم گریان کا

رہا منہہ پر نہ پانی آبرو لے ڈالی ہمچشمون نے
خدایا پانی اتارے اب کہین اس چشم گریان کا

جلا ڈالا ہے یہہ کہہ آگ ہو کر اوسکی قامت نے
گمان سرو گلستان پر ہوا سرو چراغان کا

نہین ممکن ہے اسکا چاک ہونا تیر ناخون سے
جنون دامن ہے میرا رشک داماں بیابان کا

اذیت ای جنون جتنی رہا ہوی ہے مجھکو قسمت سے
گمان ہوتا ہی اپنے طوق پر مجھکو گریبان کا

اوسیکے ہات سے میرے ستارہ گت ہین چکر مین
برا ہووے برا ہووے الٰہی چرخ گردان کا

اور اونکا جنون دیتی ہین تیر اپنی ناخون سے
جو اک پرزہ بہی ہو برباد میرے جیب و دامان کا

پہر کیونکر نہ بجلی کان کی اس چشم گریان مین
چمکنا ابر باران مین ہے لازم برق سوزانکا

فصاحت کی ہے جسکی دہوم ہر اک ملک و کشور مین ۳
ہوا شاگرد مین ای صدر اس شاہ سخندان کا

گذر جس شہر مین ہوتا ہے میرے ماہ کنعان کا
زلیخا کیطرح ہوتا ہے شیدا ہر جوان وہان کا

ہے سر مین ہی سودا جب سے اوسکے زلف پیچانکا
ہی عالم آنکہہ مین آٹہون پہر شام غریبان کا

رولایا ہے لہو یہہ مجہکو لعل جانان کا
ہوا اک ڈہیر میرے گود مین لعل بدخشانکا

تصور ہی مین ای خضر تک چاہ زنخدان کا
ہمارے چشم مین پہرتا ہے چشمہ آب حیوانکا

ہوا ہے دلکو سودا یار کے زلف پریشان کا
ہمارا آہ مین ہو کیون نہ عالم سنبلستانکا

لہو یہہ مجہہ رولایا پنجہ رنگین جانان کا
ہمارا پنجہ مژگان بنا ہی پنجہ مرجان کا

ہے سر مین تو سودا بندہ گیا ہے زلف پیچان کا
خوش آیا ہے نہین کیونکر نظارا سنبلستانکا

ہوا ہو شیفتہ [illegible]
عجب کیا گر سبق مجہہ پر ہی بلبل گلستانکا

بیان کیا ہمسے ای ہمدرد ہو و درد ہجرانکا
جلے کاغذ لکھین گر حال اپنے آہ سوزانکا

ہر اک پابند ہی اس دہر مین دلکی تعلق سے
کوئی ہے دام کا قیدی تو کوئی زلف پیچانکا

ہوئے پر خاک دامن گیر ہو رنگ روان بنکر
خدایا ہو نہین کشتہ یک صنم کے گرد دامان کا

وہ ہمکو دیکھتا ہے اندنون چشم عنایت سے
اثر ظاہر ہوا آخر ہمارے عشق پنہان کا

صبا درکار ہے خامہ مجھے شاخ صنوبر کا
مین لکھنا چاہتا ہون وصف یک سرو گلستانکا

تمہارے رخ مین دیکھا ہمنے روز وصل کا عالم
تمہارے زلف مین دیکھا ہے عالم شام ہجران کا

ہر اک شعر اپنا رشک ماہ کامل کیون نہوی صادر
لکھا ہے وصف ہمنے مہر وش کے روی تابان کا

ترانہ سنجی کا جب یار کو خیال ہوا
ہمارا نالہ بھی تیار ہوا خیال ہوا

کبھی جو بوسے پہ اوسکے مرا خیال ہوا
یہہ نازکی ہے کہ رخسار یار لال ہوا

قسم خدا کی تم ای بت کمال نازک ہو
کہ اپنی بوجہ سے بالے کے کان لال ہوا

تمہارے چال سے قامت سے روی رنگین سے
تدرو سرو و گل ارغوان نہال ہوا

رکھینگے آنکھون مین آنکھونکا تل سمجھہ لینگے
تمہارا خال اگر نافہ غزال ہوا

ابھی یہہ انکا رکنا کبھی خفا ہونا
ہمارے جان کو ماتم ہوا ملال ہوا

بیان کرنے نہ پہنچی سرخی اوسکے چہرہ کی
کہ مارے غصہ کے چہرہ بس اونکا لال ہوا

دکھاتے آنکھیں ہیں اور آپ گوشہ ہوتے ہیں
عجب ہے اونسے کہ کیونکر یہ انفعال ہوا

اگرچہ رند ہیں ای مست پر نہیں کم ظرف
کہ جام تک بھی ہمارے نہیں اوچھال ہوا

تمہارے رقص سے رندوں کی یہہ ہوی حالت
کہ وجد کرنے لگے صوفیوں کا حال ہوا

عوض حنا کے یہ پاؤں میں مل گیا پس قتل
الٰہی خون مرا مفت پایمال ہوا

صدائے قلقل مینا کو گٹکری سمجھے
جو میکشی میں ہمیں راگ کا خیال ہوا

کبھی تو ابرو کو اوسکے ہیں دیکھتا ای صدر
ہزار حیف نہ اختر مرا ہلال ہوا

ہوا فراق ہی حاصل نہیں وصال ہوا
یہہ حیف ہے کہ نہ کیونکر مرا وصال ہوا

نہال قد سے ہر اک جھاڑ پر نہال ہوا
پر ایک سرو کو کہتا نہیں نہال ہوا

وہ صید ہوں نہیں جو صیاد کا خیال ہوا
مرا خیال مرے حق میں ایک جال ہوا

تمہارے قد سے خط سبز سے گلستاں میں
نہال سرو ہوا سبزہ پایمال ہوا

فلک سے اوسکو وہیں بدر کا ملا رتبہ
شبیہ آپکے ناخن کی جب ہلال ہوا

یقین تہا یہہ کہ اوس پر بھی انگلیاں اوٹھیں
بہانا ہوا کہ نہ ابرو ترا ہلال ہوا

جہان سے نام مٹایا حسن یوسف کا
ترا جہان میں مشہور جب جمال ہوا

جو تہا تو اوسکی نزاکت سے ضعف تہا مجہکو
غشی جب آئی تو اچہا ہوا اچال ہوا

جو ملگیا ہمین بتون سے تو ملگیا خدا سے
غرض وصال ہی یا اون کے مرا وصال ہوا

خدا کے سامنے محشر مین یہہ بولونگا
بتون کے نقش کف پا سے پامال ہوا

مین اپنے طالع خفتہ کی کیا کہون ای صمد
کبھی نہ خواب مین بھی یار کو خیال ہوا

ہر مرغ غزلخوان یہی کہتا ہی چمن کا
طرا چمنستان یہ ہی گلدستہ سخن کا

عریان ہی ہوا مین ہوا گور گڑہے کا
صد شکر کہ ممنون ہوا گور وکفن کا

کرتا ہی جنون اب کوئی تدبیر تم اوسکی
جی تنگ بہت ہے مرے بازو رسن کا

تقریر سے باہر ہی صفت اوسکی دہن کی
کس منہہ سے کرون وصف بیان اوسکی دہن کا

روتے ہین یہہ کچہہ ایک بت ہند کے دہن مین
انکہون نے یہ گمان ہونے لگا لنگ و چمن کا

بس دیکہہ لین اگر وہ ترا کوچہ گیسو
دیکہا ہے جنہون نے نہ کبہی ملک ختن کا

ڈرتا ہی اندہیرے سے شب گور کے یہان کون
تربت مین اجالا مرے صبح کفن کا

گردش کو اون انکہون کے تمہار جو ہی دیکہا
پہرنا مرے ان انکہون مین پہرتا ہے ہرن کا

گردش مین ہین جون دانہ تسبیح ہم اوس سے
دن رات وظیفہ ہی ہمین جسکے چلن کا

سب پڑہتے ہین دشمن ملتے درود اور دعا
منکا مرے گردن کا ہی تسبیح کا منکا

انکہین مری حشر مین انہین دیکہو کہ لللہ
ہے شوق اگر آپ کو ای یار ہرن کا

ای یار ذرا اشک نہین چل جا نہین اپنے
دیوانے نہین ہین جو کہین عشق چلن کا

رکھا ہے گردشین مجھے سر ہی پھرا یا
ہر روز نیا ظلم ہے اس چرخ کہن کا

کیا بات ہے کیا بات ہے سب کہتے ہین ای صدر
قایل ہی ہر اک اہل سخن میرے سخن کا

گلے کا دشمن جان ہو گیا ہی اور مرے سر کا
خدا جانے کہ ہمنے کیا لیا ہے اوسکے خنجر کا

اوسکے خط کے آنیسے اوڑتے ہین فاختے اپنے
نہین معلوم ہے جسکو ابھی تک پر کبوتر کا

ہوا دل ٹکڑے ٹکڑے غبط گریہ سے جو القاتل
اثر ہے میرے اب اشک مین کیا آب خنجر کا

کچھہ ابرو نہین ہون دید کا کیون پہوچتا ہو
جو پیاسا ہون تو صاحب آب ہے لب آب خنجر کا

بگولا ہو گئے بعد مرگ ای چرخ خاک اپنی
تو سمجھا ہمنے ہان کچھہ پھیر ہے قسمت کے اختر کا

چرا اوٹھاتے انکھین دو دم آ دیکھہ لو صاحب
حباب آسا ہین بحر عشق جنہین مین مہمان ہو دم بھر کا

ترے لبہا رنگین نے ترے دانتون نے ایجانا
کہا یا مرتبہ بس لعل کا یاقوت و گوہر کا

بعینہ تھا تمہارے دیدہ مخمور کی گردش
جو دیکھا غور ای مست ہمنے دور ساغر کا

نہ تنسبکو نیند آتی ہے کسیکے عشق قامت سے
سنا دے قصہ اب کوئی نہین گل صنوبر کا

لکھینگے کیا وہ مضمون آپکے آنکھون ای ساقی
نہین ہین جانتے املا جو اب تک خط ساغر کا

کریگا قیس اگر دعوی تو دیوانا ہے مجنون
قبالا ہی ہمارے نام پر زنجیر کے گھر کا

نہ آسے راہ پر ای صدر ہمنے ٹہوکرین کہائین
خطا کی اس زمین مین قافیہ باندہا جو پتھر کا

استاد رہی عشق مجکو اوس قد آزاد کا
طوق قمری بنگیا حلقہ تن ناشاد کا

کیونکہ مجہکو مشغلہ ہووے خدا کے یاد کا
رہنے والا بیت ہمارا ہے الہ آباد کا

کون گلچین توڑتا ہے غنچہ بیدردی سے آہ
غلغلہ ہے باغ مین جو نالہ و فریاد کا

مبتلا ہے مرغ دل آہن دلون کے عشق مین
ایکدم مین کیون نہ توڑیگا قفس فولاد کا

گر مری بالین سے اوٹہہ جائے مرا عیسی نفس
گور سے بدتر بنے گھر مجہہ دل ناشاد کا

آسمان سے بلبلے ہووین نہ کیونکر صد ہزار
دریا دریا ہے روان آنسو دل ناشاد کا

آشکارا ہووینگے ہم رفتہ رفتہ ای جنون
اندلون ہے شوق ہمکو نالۂ و فریاد کا

ای جنون بس زلف جانان کی مجھے زنجیر ہے
واسطے میرے نہین کچہہ کام ہے حداد کا

چشم کی تعریف مین اس شوخ کے لکھے ہین شعر
کیون نہووے صدر اوپر صاد ہر استاد کا

ہر چند یہ کہا اوسکو کہ پاس آ نہین آتا
کہتا ہے برا ایگا عوض جا نہین آتا

ہم اور کرین آرزو آنے کی تمہاری
تم اور کہو جا نہین آتا نہین آتا

پرا وڑتے کبوتر کے ہین وان نامے کے پر سے
اوس پر یہہ گلہ خط مین کہ نامہ نہین آتا

کیون ڈرتے ہو کیون انکو اندیشۂ عذاب ہے
بندہ کے یہان کوئی برایا نہین آتا

آتا ہون تو جا خاک مین کرتا ہون مین سیدا
ای یار ترے کوچہ مین بیجا نہین آتا

رستے مین یہہ کہنا کہ یہہ بتہرا ہی وہ تیرا تا
اندر سے کبھی گھر کو وہ بے یا نہین آتا

کسدن غم ہجران مین بہر آتی نہین جانی
کسدن مجہے دہیان اون کے کچو نکا نہین آتا

آتے ہو تو اوجی جاتی ہے مرجان
جب کیون ہو کہ آتا ہون کہو ما نہین آتا

رو رو تکو بہی دکہلاتے ہین اکہین وہ غضب کی
پہر کہتے ہین ہنس ہنس کے کہ غصا نہین آتا

معلوم تری آمد و شد او دم آخر
جی لیتا ہی اٹھ تجہے جانا نہین آتا

ہم اوٹہینگے بردعوی معجزہ اوٹہیگا
پہر کسلئے مرقد پہ وہ عیسا نہین آتا

آتا ہی دکہہ اور گریہ و غم رنج بہر اوسپر
جانے سے تمہارے مجہے کیا کیا نہین آتا

آتے نہین تو جانے دو کیا اون سے ہوا ای صفدر
افسوس یہہ ہے دہیان بہی اوسکا نہین آتا

اسکے کاکل سے کہان دُرعدن چہوٹگیا
تیرہ شب مین دہن مار سے من چہوٹگیا

کیا کرون خاک خوشی جبکہ وطن چہوٹگیا
کیون نہ خون روئیگی بلبل کہ چمن چہوٹگیا

پہیر کے آنکہ تجہے دیکہہ کے خوش چشمون نے
دام مین آج ترے آکے ہرن چہوٹگیا

او جنون آپکے آنے سے ہوا مین برباد
دشت آباد ہوا مجہہ سے وطن چہوٹگیا

زلف سرکی تیرا آیا رخ پہ تو تیرا
چاند دکھلائی دیا یعنے گہن چھوٹ گیا

جیتے جی چھوٹ نہیں چھوٹی ہی ہے آہ ہم
بعد مرنیکے بھی ہم سے نہ کفن چھوٹ گیا

[illegible] سنگ ہانے سے مرا دم نکلا
نہیں تب تک مزہ سیب ذقن چھوٹ گیا

[illegible] گرفتار ہوا
ترے ناتوان سے گرای چرخ کہن چھوٹ گیا

وعدہ میں آپکے زلفون کی ملا یہہ پایا
مجھے جاگیر میں تاتار و ختن چھوٹ گیا

ای پری رشک وجہ تیری دیوانون کے
کوہ فرہاد سے اور قیس سے بن چھوٹ گیا

آج تک صدر گریبان کو قبا کرتا ہے
کا جو دامن ترا ای وعدہ شکن چھوٹ گیا

نہ پوچھو جسے کہ زلف تیری نے چھوڑی ہے قابل تو سزا کا
کسا و مشکین لگا و کو ترو نپہ کوڑے قایل ہو نہیں خطا کا

کسیکو کچھ کسیکو کچھ دیا کسیکو ہولین کسیکو دہیا
کسیکو ٹھوکر کسیکو لاتین کچھ نہیں کیا اوسکی بے لڑا کا

ندیکھا ایسا پسینا کسکا نہ پائی خوشبو کی ایسی کسمین
ترے پسینے کی بو جنہی لیا ہے گویا عطر موتیا کا

ذمول بانی کی [illegible]

تمہارے لعلوں کے آگے رتبہ رہے نہ کچھ لعل بے بہا کا
تو وہ ہے عیسی زمانہ کا ہے پہر اوسپہ اعجاز ہاتہہ میں ہے
ابہی پہرے جان اہی ہو زندہ جو کھینچیے تصویر کالبد خاکا
ذرو خدا سے وظیفہ کسکو ہے روز و شب نام کا تمہارے
بتو نہ یوں مجہپہ باندہو تہمت سبب یہہ کیا نام لو خدا کا
موے پہ رستے ہیں لاش جسکو کہ تار ہے کچہہ نشان نہ باقی
سنو کدہر ہو صادر صاحب ہیں عاشق اوسکے ہو نشان نقش پاکا

۷ ولہ ۱۱

گلی ہیں اوسکے جو خاک اوڑاتے الٰہی میں خاکسار آیا
تو دل میں وہاں اور کچہہ نہ آیا مرے طرف سے غبار آیا
لحد سے اوٹہہ بیٹہے پاؤں پوجا جنہیں کو قدمونپہ اسکے رکہا
جو پا پیادہ وہ رشک عیسی ہمارے سوے مزار آیا
لحد سے اغوش میں جو سوے یا چہٹی کا دودہ آہ یاد آیا
غرض اسیوقت یار جانی کا یاد مجہکو کنار آیا
جنوں کے ہاتوں سے یا الٰہی اوڑی یہہ دہجی مری قبا کی

کہ ہاتھہ مین میرے نام کو بہی نہ پرزہ آیا نہ تار آیا
نہ گن کے مجہکو وہ سنگلون مین یہہ کہتے ہین اپنے ہمدمونین
نہ مجہہ کو اب تک حساب آیا نہ مجہکو اب تک شمار آیا
بہار دیتی ہے واہ کیا یہہ سینہ داغدار اپنا
کہ جس سے بڑہکر پسند اصلا نہ تختہ لالہ زار آیا
کلام کو تیرے پوچہنا کیا حقیقت ای صدر ہے وہ اچہا
کہ جسنے یکبار اوسکو دیکہا تو بول اوٹہا بار بار آیا

ولہ

نشے مین ساقی تمہارے ہاتون عجب یہہ جام شراب دیکہا
کہ جسکے حسرت سے محتسب کے دل و جگر کو کباب دیکہا
وصال مین اوس پری کو مینے عجب طرح پر حجاب دیکہا
کہ اپنے ہاتون سے منہہ کو ڈہانپے ہوی بجای نقاب دیکہا
ترے نہونے سے بزم عشرت مین شکوہ ای رند لاوبالی
کہین کو مینا کہین کو ساغر کہین کو چنگ و رباب دیکہا
تری ہی رہگئی عجب صفائی کرون مین کس منہہ سے اوسکی تعریف

نہ آب مین یہہ صفائی پائی نہ ائینہ مین یہہ آب دیکھا
مقابل اپنے اِن انکھڑیون کے برابر اپنے ان آنسوؤن کے
نہ بحر دیکھے نہ نہر دیکھے نہ چشمہ دیکھا نہ آب دیکھا
خزان مین حالت عجب تھی گلشن کی جبکہ دیکھی بہایا آنسو
کہین کو بلبل کو زار دیکھا کہین کو پیتا گلاب دیکھا
تمہارے گیسو کے پیچ بل کا کہون نہین کیا وصف تم سے صاحب
نہ جوتی والے مین کو تیا لے مین اسطرح پیچ و تاب دیکھا
ہزارون دن رات چاند سورج نے حسن اپنا دکھایا لیکن
نہ رخ کو اس ماہ رو کے دیکھا نہ رخ پہ اُلٹا نقاب دیکھا
کوئی یہہ اندھیری کہ سوتے پڑے ہین بخت اپنے صدر صاحب
نہ دیکھا انکھون سے رات اونکو نہ نیند آئی نہ خواب دیکھا

وله

مجھے اسکے نخل امید سے نہ تو گل ملا نہ ثمر ملا
عوض اسکے شاخ سے یاس کے مجھے خار غم کا مگر ملا
کہون کیا مین خانہ خراب کی کہ تمہارا مجھکو نہ گھر ملا

کہوں کیا میں دربدری اجی نہ تو گھر ملا نہ تو در ملا
ہمیں مجھ پہ تہمتیں باندھ یوں کہ میں آپ راہ میں کب ملا

تو جہاں ملا میں وہاں ملا تو جدھر ملا میں ادھر ملا
مرا دم ہے آنکھوں میں اگر تری ایک حسرت دید میں

نہ تو دیکھ پیاری ادھر ادھر کہ نظر سے مجھ کو نظر ملا
کبھی صدمہ رنج اٹھاتے ہیں کبھی اف نکلی کبھی آہ بھی

نہ کسی کے دل سا مہر ملا نہ کسی کے مجھ سا جگر ملا
کبھی ہم سے دن کو ملا بھی ہے کہ وہ دن کو آنکھوں میں چاند سے

کبھی رات بھر میں بھی یک گھڑی نہ ہمیں وہ رشک قمر ملا
ارے صدر تجھ سے تو دل ترا گیا جا کے مدتیں ہو چکیں

کہو خاطر اب جی ہی یوں جچے وہ کہاں ملا وہ کدھر ملا

ولہ

نہ بگاڑ ہوئی نہ ملاپ ہوا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا
نہ برا وہ زمانہ بھلا وہ رہا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

نہ وہ گلیں ملیں نہ وہ ہونٹ ہلا یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

نہ میں پن میں موا نہ میں زندہ ہوا یہہ بہی نہوا وہ بہی ہوا

نہ ادا کو اپنے وہ تمام کیا نہ ادا تو ہمارا بہی کام کیا

نہ یہہ کام کیا نہ وہ کام کیا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

نہ وہ ناز سے اپنے تو چال چلا نہ ادا سے قدم تو زمین پہ رکھا

نہ تو فتنہ ہوا نہ تو حشر بپا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہ ہوا

نہ شراب چلی نہ تو جام چلا نہ تو آیا وہ ساقی ہوش ربا

نہ تو ہوش گئی نہ ہوا ایسا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

وہ سفر بہی گیا نہ میں ساتھہ رہا نہ میں منزل اولین تک بہی گیا

نہ یہان کا ہوا نہ وہان کا ہوا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

اس سے ایسا ملا گویا رو تہے رہا ملے جوزا سے صدر کے بخت رسا

نہ تو وصل ہوا نہ وصال ہوا یہہ بہی نہوا وہ بہی نہوا

لیکے جب ہاتہہ میں وہ خنجر فولاد آیا
مین یہ سمجہا کہ مرے قتل کو جلاد آیا

اپنے ہاتون سے خدا نے وہ بنائی صورت
دیکہنے جسکے لئے مانی و بہزاد آیا

اسطرح جہاںکتے ہین سرو جو لعلین اپنے
کیا چمن مین وہ مرا غیرت شمشاد آیا

عنبرین زلف سے اور دانتون سے تیری آیا
مشک تاتار تجہے دُر عدن یاد آیا

لگ گئی ڈاک مجھے ہچکیان آئین مجھکو	می کشو قلقل مینا جو مجھے یاد آیا
تیرے نالون سے نہ یکین بھی خوشی سے گذری	کام سے میرے تو نہ کچھہ ایدل ناشاد آیا

دیکھکر آنکھون کو اون بادہ کشون کے ای **صدر**
یاد آیا تو مجھے ساغر می یاد آیا

اون کے پیشانی پہ ٹیکا دیکھا	مہ و خورشید کو یکجا دیکھا
یون جو تمنے مجھے گھورا دیکھا	سچ کہو تمنے مرا کیا دیکھا
آئینہ رو کا تماشا دیکھا	یعنی اپنے کو مین سکتا دیکھا
اوس پری سے ہی ملاقات مری	جسکے پر تک نہ فرشتا دیکھا
وہ کہان اور کہان آنکھہ تری	ساقیا ساغر صہبا دیکھا
تسکو دیکھی ہے جو صورت اسکی	ہمنے منہہ صبح کو کس کا دیکھا
میرے آنکھون مین بھری آنکھہ اوسکی	آسمان پر جو ستارا دیکھا
ای پری ہو گیا دیوانہ ترا	جسنے تیرا کبھی سایا دیکھا
کبھی پردیسے نہ نکلا باہر	یار کا ہمنے یہہ پردا دیکھا
دیکھکر چشم و گلوی ساقی	کبھی ساغر کبھی شیشا دیکھا
بس مردن بھی نہ آرام ملا	مرے لاشہ نے نہ تکیا دیکھا

اوسکے زلفون کا ہوا خواہ بنا — مین نے جب عنبر سارا دیکھا
خاک ہو ہی گئین جل کر پریان — جب تجھے اگ بھبوکا دیکھا

صدر ہے انکھہ مین اوسکے جادو
ہمنے جسکا کہ اشارا دیکھا

ای جنون یون نہ کر تو جنگل کا — مجھہ مین یارا نہین ہے ہل چل کا
ای پری لطف بادہ نوشی ہے — سر پہ جب تک ہے سایہ بادل کا
رخ پہ اسکے نقاب یون ہے عیان — مھر پہ جیسے لکہ بادل کا
ایک مدت سے مضطرب ہون مین — دیجے آرام مجھہ کو اک پل کا
اگے لب کے تمھارے او صاحب — ہی بدخشان کا لعل بھی ہلکا
تیری گردن کو دیکھہ کر ای مست — سر جھکا بزم می مین بوتل کا
حال دل اب نہ پوچھیو صاحب — عشق نے کر دیا ہے جنگل کا
خار پیاسے رہین تو کیا وحشت — طور ہے آبلون مین چھاگل کا

گذرے یون ہی تو سالہا ای صدر
آج بھی اونکا وعدہ ہے کل کا

خاک کیا نقش کف پا کیسا — مجھکو تیری چال نے کیا کیا کیا

دلنے مرے نام کو رسوا کیا — خوب کیا اپنا تہا اچہا کیا

ہای رے سودے نے کسی زلف کے — کوچہ و بازار مین رسوا کیا

یاد نہ تہا آپ کو کیا روز حشر — آنیکو کیون وعدہ فردا کیا

لب کو مسی کی نہ ضرورت رہی — ایسے لئے بوسے کہ نیلا کیا

زلف سیہ سے تری او شہ سوار — عمر کے شبدیز کو کوڑا کیا

بہیجدے زندان کو ہمین او جنون — ہمنے ترے نام کو رسوا کیا

دلمین یہہ موجین ہین مری انکہہ سے — سیر سے دریا کے کنارا کیا

لگ چلین قدمون سے تری خاک ہم — نقش کف پا نے تو پسپا کیا

رات کو ای صدر یہہ بوسے لئے
گال تک اوس یار کے نیلا کیا

جب کہ خط یار دہن سے نکل گیا — سبزا تمام باغ و چمن سے نکل گیا

جب وصف چشم یار دہن سے نکل گیا — نرگس کا پہول صاف چمن سے نکل گیا

یہان وصف لعل یار دہن سے نکل گیا — وہان لعل اور عقیق یمن سے نکل گیا

وہ آتشی دوپتہ جو یاد آیا بعد مرگ — شعلہ سا ایک اپنے کفن سے نکل گیا

کاکل مین یار نے رخ روشن دکہا دیا — تاریک شب مین چاند گہن سے نکل گیا

کہتے ہیں سنکے نالہ ناقوس برہمن
کس بیت کے ذہن میں نالہ ذہن سے نکل گیا

دیکھا جو یار کے عرق آلودہ زلف کو
مشک آب آب ہو کے ختن سے نکل گیا

اوس لیلی وش کے عشق میں ہو ہو کے اب اوداس
مجنون کیطرح میں بھی وطن سے نکل گیا

دیکھا ہرن نے صدر جو انکھون کو یار کے
دیوانہ بن کے دشت ختن سے نکل گیا

نہ آیا ساقی کو ہوش تو جام دی پٹکا
زمین پہ پہینک دیا آفتاب کا مٹکا

یہہ نازکی ہے نہ تاب آئی مو برابر بھی
کمر لچک گئی جب زلف کا پڑا لٹکا

چلی ہی جاتی ہے بس ہوش ہات سے اونکے
یہہ خوف ہی انہیں ہے میر قدم کی آہٹکا

کمال چستی اندام سے مسکتی ہے
تصدق آپ کے انگیا کی اوس سجاوٹکا

گیا میں اپنے سے ہرگز نہ ہوش کو روکا
زبان پر اوسکے جو آیا سخن رکاوٹکا

ہر ایک رشک سلیمان ہے جای میں اپنے
عجب ہے حال پری پیکرون کے جمگھٹکا

مری خدا کرے لاش اونکی آگمیں جلجاے
کہیں جو زلف بتان کو ہے ہوان مرگھٹکا

شب فراق میں دل پہلو سے بدل ہی گیا
جو یاد آیا بدلنا تمہارے کروٹکا

لپٹ کے یار کو گلشن میں رات بھر سوئے
ہمیں حصول ہوا آج حظ چھپر کھٹکا

گمان ہوا یہہ کہ کہتا ہی کچھ دہن کی تری
چمن میں غنچہ جو ای رشک گل کبھی چٹکا

۳۱

نہ صدر کو ہے می صاف کی کوئی خواہش
عنایت اوسکو کرو ایک جام تلچھٹ کا

آگے ہر اک گل کے کرتا ہون بیان عندلیب
کیون نہ ہوئیگی زبان میری زبان عندلیب

تو نہ مت صیاد ہرگز آشیان عندلیب
بے گہری ہوگا چمن مین خاندان عندلیب

ورنہ ای صیاد اوسکے چہچہوںکا کیا لطف
پہول سے ہین کان تو سنئے بیان عندلیب

چہچہے رنگین سے رنگین باغمین ہوتے صبا
گل تو گل گلشن سے ہوتا قدردان عندلیب

کونسے صیاد کے خاطر چمن مین ای صبا
ہوگیا برباد سارا خانمان عندلیب

گلرخون کے وصف مین کہولی ہے ہمنے جب زبان
نالہ و شیون ہوا اپنا فغان عندلیب

منہہ پہرا لیتے ہین گل تعریف کرنیسے مرے
ہوگئی میری زبان شاید زبان عندلیب

دیکہہ لے بیر چمن صیاد ای باد صبا
توڑ ڈالا فصل گل مین آشیان عندلیب

ہای کیسا آج ڈاکہ پڑگیا صیاد کا
لٹ گیا گلشن مین سارا کاروان عندلیب

۳۲

گل کی کہتا ہے وہ گل کی اپنی کہتا ہون مین صدر
ایک ہے میرا بیان کب اور بیان عندلیب

ایکبار رکہتا ہے اوسکا خنجر آب
بارہا دیکہی ہے ہمنے تا سر آب

ذبح کرنے مین خط کے در جواب
کہینے ہین خون کہیں تر کو شراب

کہہ رہا ہے مجکو دکھلا کر وہ طفل
دودہ سے اس نیمگون ہے شیر آب

اوسکے کوچے مین گھر اپنا ہو تو کیون
بے گھرے ہین اوسپہ ہین خانہ خراب

گریہ پنہان ہے غبار یار مین
خاک اوپر ہے اور اسکے اندر آب

میرے رونے نے ڈبو ڈالا مجھے
راہ دل دل ہوگئی اور ہر گھر آب

تشنہ لب ای ساقی می کش سے صدر
گر نہین می دے کوئی اک ساغر آب

خط مین یہی لکھا میرے تحریر کا جواب
خاموشی جاہلون کے ہے تقریر کا جواب

منہہ دیکھی بات کیسی مین کہتا ہون صاف صاف
کب آئینہ ہے آپکے تصویر کا جواب

قاتل کے ہاتون کیون نہ قلم ہو ہمارے ہاتھ
جب خط تیغ ہو خط تقدیر کا جواب

منہہ پر سوال بوسہ ابرو سے کھائے تیغ
اچھا ملا ہے مجھے مرے تقصیر کا جواب

مضمون کتابی روی مخطط کے ہین بہرے
دیوان صدر کیون نہو تفسیر کا جواب

جوانہ ہاتون سے اپنی چوٹی کو کہولدین وہ صنم جہپا جہپ
تو صدقے ہو ہو کے اپنے ہاتون بلائین لین کیون نہ ہم جہپا جہپ

رقیب دو دل کی ہی ہے کیسی کہ اوسپہ لطف و کرم جہپا جہپ
لگاتار ہمسے ہوئی ہے کیسی کہ کر رہے ہین ستم جہپا جہپ

رنگینگے دل سے [illegible] سنائینگے یک صنم جہپا جہپ
اٹھا لائینگے راہ سے ہم تمہاری خاک قدم جہپا جہپ

یہہ کس سے پڑہی ہے تختی تمہین تختی پڑہائی
جو ہاتہہ ہاونکو سر کو کرتے تیکلم تم قلم جہپا ہے

یہہ کون دم باز دیگیا دم ہمارے پہر عنایات اگر
زبان سے کل بہی آجکے روز آرہا ہی جو دم جہپا ہے

لگاکے شمشیر سر پہ میرے نہ مکر و صاحب نہ مکر صاحب
ڈرو خدا غضب سے اوسکے نہ کہاو سر کی قسم جہپا ہے

۳۵
جمی ہے محفل سخنوروں کی بدی تو ہے شرط فی البدامت
لکہو کچہہ اشعار صدر صاحب اتہا کے تم بہی قلم جہپا ہے
۱۲

ہی یہی ای قاصد خوش بے نشان کوئی دوست
عرش سے بڑہکر کئی درجہ ہے شان کوئی دوست

لامکان کو جاؤ تم پوچہو وہان اے قاصد
بے نشان پوچہتے ہو کیا نشان کوئی دوست

جب تب مجمع رہا کرتا ہی حوروں کا وہان
رشک جنت ہے کہ جنت ہی مکان کوئی دوست

مدحت و تعریف مین اوسکے زبان ہے میری بند
ہو سکے مجہہ بے زبان سے کیا بیان کوئی دوست

لیگیا آخر وہان تک کہینچ کر مجہکو یہہ دل
پہنچتے ہین بیچ جسجا ساکنان کوئی دوست

خاک سے یکسان کیا مجہکو زمین کے کردیا
دشمن جان بنگیا ہی آسمان کوئی دوست

ہوگی جنت سے دو صد درجہ فزون راحت مجہے
گر ملے رہنے کو جا مجہکو میان کوئی دوست

آجکی شب نیند تو آتی نہین مطلق مجہے
قاصد اکچہہ تو سنادے داستان کوئی دوست

زندہ کردیتے ہین مردونکو سب یکبات مین
عیسی دوران ہین الحق ساکنان کوئی دوست

پاؤن پوچوگا پڑونگا پاؤن اونکے شوق سے
گر ملینگے مجہہ سے یارب رہروان کوئی دوست

کسطرح پہنچون مین ای دل اوسکے کوچہ کے قریب
رستہ بتلاتے ہین مجھکو رہروان کوی دوست

پیٹ بھر کر ہو کرین کہا ئینگے آج ای ہمدمو
ہین ضعیف و ناتوان کل میہمان کوی دوست

شہر ہے شہر خموشان مردے باشندہ ہین سب
گور و گنبد ہی زمین و آسمان کوی دوست

۳۶
بعد مردن بھی جنون ای صدر ساتہہ اپنے رہا
ہذیان کہا ئین ہوے مجنون سگان کوی دوست
۱۱

ہچکیان یون جو لگے ہین کئی بار آج کی رات
یاد کرتا ہے مگر مجھکو وہ یار آج کی رات

محو نظارہ ہے یک لالہ عذار آج کی رات
چہچہے باغ مین کرتے ہین ہزار آج کی رات

اوسکے دامن مین رہین بنکے غبار آج کی رات
دور جب تک کہ ہو دل سے غبار آج کی رات

ہمکو کیا غم ہے اگر رات ہی ہو اندھیاری
رشک مہتاب تو ہین اوسکے عذار آج کی رات

یون جو تڑپون تو وہ پہر پہلو مین کیون آئینگے
میرے پہلو مین نہ تڑپو دل زار آج کی رات

روز غیرون سے تو وہ یار ہنسا کرتے ہین
کسطرح ہم نہ رہین زار و نزار آج کی رات

ایک بوسہ سے سرافراز کر ای عیسی دم
جان دیتا ہے ترا عاشق زار آج کی رات

مجھکو نیند آئیگی اور آپکا کیا جائیگا
مجھپہ ای یار نکالو نہ بخار آج کی رات

آپکے در سے تو ملتا ہے بہت او صاحب
جز یون کسطرح ہین بر سر دار آج کی رات

خاکساری کو دکہا ئینگے ہم اپنے ای یار
دور دل تیرے سے کر دینگے غبار آج کی رات

دونوں اون زلفون کی تعریف وصفت مین اشعار

صدر صاحب زہو کچھہ اور دو چار آ چکی رات

رخ سے سرکاؤ نہ تم زلف کی تار آ چکی رات
او قمر ہوئے دو رشک شب تار آ چکی رات

چاندنی بام پہ دیتی ہے بہار آ چکی رات
چھیڑ لو ہین کو تم گاؤ بہار آ چکی رات

روز روشن نظر آتی ہے مجھے رات مری
میرے پہلو مین ہے یک مہر عذار آ چکی رات

یاد ہی گئے مین اور اسپہ ہین دن جاڑے کے
صبح تک کیون نہ رہے بوس و کنار آ چکی رات

پہول کر سوئینگے ساتہہ اوسکے چمن مین تا صبح
لوٹ ہی لینگے ہم اوس گل کی بہار آ چکی رات

ٹہوکرین مارتے ہو مار یو لیکن ہے شرط
کرنے دو پاؤن پہ جان ہمکو نثار آ چکی رات

وعدہ وصل کئے پر بہی نہ آئے مہ رو
ہمسے منہہ پہیر لیا آخر کار آ چکی رات

وہان سر سینہ پہ لہراتے ہین زلفین آیار
یہان مر جاتی ہے یہ ہین کہیلتے مار آ چکی رات

غیر کے ہان وہ گئے تو کبہی تنہا نہ گئے
لیگئے ساتہہ مرا صبر و قرار آ چکی رات

ساتہہ لیجاؤ مرے جانکو اور دم کو بہی
جاؤ تنہا نہ کبہی بہولے ہے یار آ چکی رات

او ای صدر یہ بہول رہو گلشن مین
چاندنی خوب ہی دیتی ہے بہار آ چکی رات

غیرون سے صاف مجہہ سے دلین بری کہت
کہتے ہین مجکو دیکہہ کے محفل مین دور ہٹ

کور دلن کے ساتھہ یک دو پہر رہتی تا جیت
رخصت اجل جو دینی مہین ایکدو برت

سیدھا کیا سوال تو الٹا ملا جواب
بس دیکھہ لی زمانہ کی ہمنے الٹ پلٹ

باندھو کمر سے تم کہ ہوا تیز و تند ہے
جاسے نہ جہاتیون سے دوپتہ کہین الٹ

اس دور مین انہون ہی سے ہے زور کیفیت
قایم رہے خدا کرے ساغر کشون کی عث

کشتہ ہون یک بلائے مفاجات کا ہون مین
کیون آسمان بنے نہ مری خاک جو سمٹ

٣٩ نافے سے گر ختن مین تو سنبل سے باغ مین ١١٢
لٹ پٹ ہوئی ہے کس سے نہ ای صدر اسکی لٹ

وصل کی شب نیند آئی ہے عبث
آسے پر پھر زندگانی ہے عبث

داستان سنکر ہماری او جناب
ہم سے پھر قصہ کہانی ہے عبث

اپنی مہندی کی صفت سنکر کہا
یہہ تری رنگین بیانی ہے عبث

مہر تیری او قمر تک جور ہے
ہم سے ایسی مہربانی ہے عبث

عاشقون کی جان کے دشمن ہو تم
پھر محبت تم سے جانی ہے عبث

ای عزیز رشک یوسف ہے وہ یار
گر کہین یوسف کی ثانی ہے عبث

ذبح مین پہچانہ ان قدمون تلک
ای لہو تیری روانی ہے عبث

سکے وہ اپنے نزاکت کا بیان
بولی یہہ نازک بیانی ہے عبث

باتین جب سے کی ہین تو بول اوٹھی
آپ کی یہہ درفشانی ہے عبث

دیکھکر مجھکو وہ گل ہنستا ہین
رنگ میرا زعفرانی ہے عبث

چشم ہے پر چشم مین آنسو نہین
ابر مجھہ سے پانی پانی ہے عبث

۳۶ شاعروں کا مرتبہ جاتا رہا
محمد رضا صاحب شعرخوانی ہی عبث ۹

جنون ہے یا کچھی سودا ہوا ہے جانان آج
چڑہا ہے سر پہ بہت کاکل پریشان آج

قبا کریگی اگر تو مرا گریبان آج
تو میرا ہاتھہ ہے وحشت ترا ہے دامان آج

موئے ہین ہمدم ہویک شمعروں کی الفت مین
ہمارے گور پہ روشن کرو چراغان آج

نقاب الٹ کے تو دکہلا رہا ہے مصحف رخ
برہمنو نہ کہو بت کو کیون مسلمان آج

تمہارے سبزۂ خط کے جو گل ہوا دہن
مزار پر مری پھولا ہوا ہے ریحان آج

بندہا ہے دھیان مجھے ایک گل کا وحشت مین
ہوا ہے رشک گلستان مرا بیابان آج

تمہارے زانوی شفاف کو جو دیکھہ لیا
رہا ہون آئینہ سان بلکے خوب حیران آج

یہہ ہین بند ہے ہمین دانتون اسکے رونے مین
ہمارے اشک نظر آئے ہمکو دندان آج

۳۷ وفا وہ عدہ کرینگے نہ جب تلک اپنا
نہ چھوڑینگے کبھی ای صدکہ انکا دامان آج ۷

بیشک ہے ترا فسون گری ناچ
کیا ناچ دکھایا پتلیون کا
زہرہ کو نچا دے انگلیون پر
ابرو کی پھڑک جو ہے دکھائی
یون جوش پہ مینے مین ہے صہبا
محفل مین بتا دے رقص بسمل

مجھکو نہ نچا نہ ای پری ناچ
ابتک ہے انکھہ مین مرے ناچ
ایسا کچھہ اب کے ای پری ناچ
لے ہات مین تیغ دوسری ناچ
شیشے مین دکھاے جون پری ناچ
اب باندہ کے تیغ ای پری ناچ

دیوانہ ہو صدر پھر رہا ہے
دیکھا ہے ترا جب ای پری ناچ

کیا زلفون نے اسکی پیچ پر پیچ
تری زلف الامان ایسی بلا ہے
نہ یون سر پر چڑہاؤ زلف کو آپ
توکل آپکی ہے اور مین ہون
رہو ہوکے نہ عشق زلف مین دل
وہ سیدہا ہے مزاج اسکا بھی سیدہا

غرض کچھہ ہو ہوا ہمکو تو سر پیچ
کہ جس سے کر رہا ہے الحذر پیچ
کہ کرتی ہے کس و ناکس سے سر پیچ
کرے مجھہ بحطا سے اب اگر پیچ
ہو کچھہ بھی تو کھاؤ پیٹ بھر پیچ
ہی تیری زلف اس پہ طرہ ہر پیچ

لکھون کیا اسکے پیچ کی مین ای صدر

یہہ مضمون ہی بہت ہی پیچ در پیچ

چشم تر ہے مری طوفان کے طرح
لیعنے روتا ہون باران کے طرح

آؤ تم پاس مرے ای وحشت
گلے لگ جاؤ گریبان کے طرح

ای جنون تجہہ سے مرا شہر مجہے
کاٹے کہاتا ہے بیابان کے طرح

پوچہین اپنی جو وہ مجہہ سے بولون
ہین پری یہ ہین تم انسان کے طرح

ہو گیے گل مرے دل مین پیدا
سینہ میرا ہے گلستان کے طرح

صدقے وحشت کے کہ دامن اپنا
چاک ہے اون کے گریبان کے طرح

زلفین کافر ہین اوسکے اید ل
جسکے عارض ہین مسلمان کے طرح

اَبُوا اَبُوا سے شمع رخو
میرے تربت پہ چراغان کے طرح

دانت اس یار کے گہمو تی ہین
ہونٹہ ہین لعل بدخشان کے طرح

ای جنون اس سے جو گردن پڑا
ہو گیا طوق گریبان کے طرح

رہو ہر وقت پریشان ای صدر
یار کے زلف پریشان کے طرح

ای جنون سر پہ ہے وہان افسر سرخ
مار سے سنگ کے یہان ہے سر سرخ

پای رنگین سے کیا کس نے گذر
ہو گئے راہ کے سب پتہر سرخ

دانت ہین پان کی سرخی ہے کہان
ہوے مرجان کیطرح گوہر سرخ

یا مرا خون چڑہتا ہے سر پر
یا کہ ہے سر پہ ترے افسر سرخ

پہیکے پہیکے ہین ترے لب کے حضور
لعل و یاقوت جو ہین اکثر سرخ

قتل کی اپنے شہادت ہے یہی
خون سے اپنے جو ہوا خنجر سرخ

٣٥ دیکہہ کر ضعف سے پیلا مجہے صدر
ہوگیا غصے کے مارے زر سرخ ١٠١

گلون سے گوندہتا ہی دیکہو جہان تہان صیاد
قفس ہین کیون نہو اب میرا آشیان صیاد

ہوا ہے طفلی سے میرا مزا جدان صیاد
دکہا رہا ہے مجہے سیر گلستان صیاد

کہوین اب کے اگر اپنے دود نالہ کی
قفس جلا دا اڑا دے وہین دہوان صیاد

بغیر تیرے مجہے باغ دشت وحشت ہے
بجای زمزمہ ہی نالہ و فغان صیاد

غم فراق گلستان بکا کیا شب بہر
نہ گوش زد ہوی کچہہ میری داستان صیاد

چہوڑا نہ گل سے تو مجہہ منت پر کو الظالم
کہان چمن کی فضا اور قفس کہان صیاد

درخت گل کے تلے جلد کیجیے مدفون
نہ دیکہے میر کہین تا کہ استخوان صیاد

درخت و شاخ ہین گل گل کلی کلی دہونڈا
برنگ بو نہین پایا کہین نشان صیاد

ہمارے نظرون ہین افلاک قید خانہ ہے
ترے قفس ہی سے وحشت ہزار ہا صیاد

بہلا نصیبوں سے میرے ہین کیون بہو نار ان / اسیری مین بھی ملا مجھکو قدردان صیاد

چمن مین جانے کو کیونکر نہ خوف آئے مجھے / بچھا کے دام کو رکھا ہے وہان یہان صیاد

ہین شیفتہ ہون قفس کا نہ چاہیئے مجھے دام / قفس کو کھول کے کرلے تو امتحان صیاد

پرون کو میرے تو کس واسطے کترتا ہے / مین اوڑ کے جاؤنگا بے بال و پر کہان صیاد

گلون کے عشق نے مجھکو اسیر دام کیا / قفس کا دل مین بھی میرے نہ تھا گمان صیاد

ہوا گلون کی نہ گلشن کی چاہیئے مجھکو / ہزار باغ سے ہے مجھکو ترا مکان صیاد

ہے اپنے جی مین یہہ کچھہ الفت قفس ای صدر
پھرے ہین ڈھونڈتے پوچھا کہان کہان صیاد

اسیطرح جو زمستان مین دیگی ایذا ٹہنڈ / یقین ہے یہہ کہ کردیگی مجھکو ٹہنڈا ٹہنڈ

بدن تو سڑ رہا ہے پھر تپ لرزہ / بنا دی اپنی مجھے گرمیان نہ کیا کیا ٹہنڈ

کسیکی شال مین گذری کسیکی کمل مین / کٹی ہر اک کی زمستان مین یون خدایا ٹہنڈ

برہنہ کب رہے جامہ بجامہ پہنے رہے / ترے سبب سے رہا ہم سے دور سودا ٹہنڈ

خدا کرے کہین اس بت کی سرد مہری سے / کرے ابھی اسی جاڑے مین مجھکو ٹہنڈا ٹہنڈ

اہنین سے کانپ رہا ہون نہین مارے دہشت کے / یہہ تینو موذی ہین کیا پالا برف کیا کیا ٹہنڈ

لپٹ کے سو ہی گئے ہم وہ رات بھر ای صدر

٣٣٨	نہ کچھ بھی کر سکے پھر صبح تک ہمارا تعویذ	٨

گورے بازو پہ ہی اچھا نہ روپہلا تعویذ
سیمتن آپکے بازو کا سنہرا تعویذ

دمبدم دل جو مرا اسپہ فدا ہوتا ہے
تپ تا رنگ ہین ماتھے پہ جو ٹیکا دیکھا

حرز جان اسکو بنا کر ہین رکھون سر کی قسم
ڈنڈ پر باندھو نہ اسکو ابھی مشکین باندھو

یار کے بازو کے تعویذ کا بیمار ہون مین

سیمتن باندھے ہئے خوش رنگ سنہرا تعویذ
مار ڈالا مجھے تربت کا دکھایا تعویذ

کیا وہ الحب کا ہے پیشانی پہ قشقا تعویذ
مین نے سمجھا یہ کہ پیشانی پہ باندھا تعویذ

ملے گر مجھکو کہین آپ کے گھر کا تعویذ
گورے بازو کو کیا آپکے نیلا تعویذ

تنبج جی باندھو مرے بازو پہ اچھا تعویذ

٣٣٩	دل سے کیون صدر کے یاد اسکے بہلی جاویگی حرز جان ہے اوسے ای یار تمہارا تعویذ	٩

مدتین ہو گئین یہان پرزے تو دامان ہو کر
آستین ہاتھ سے جاتی رہی اور دامن بھی

موت تو آ ملک الموت تم آؤ جلدی
ہونکی انگلی کے ہے بس دیکھنے پر دانت اپنا

کبھی دیوانون مین بیٹھینگے کبھی سیانون مین

حاصل اب مجھ سے جنون دست و گریبان ہو کر
روتے ہین انکھو نکو اب سر بگریبان ہو کر

چھوڑ کر مجھکو وہ جاتے ہین مرے جان ہو کر
بیٹھے ہین جس سے ہم انگشت بدندان ہو کر

ایجنون شہر کو آئے ہین بیابان ہو کر

میرے گھر مین تو اندھیرا ہی رہا روز تمام
نیچے دیکھو تو ذرا دیکھیے اوپر لب تک
کس سے اُڑتے ہو پری ہو نہین سناتے ہو کسے

فایدہ کیا مجھے تم مہر درخشان ہوکر
حسن مین حور سے دعوا اجی انسان ہوکر
ہم تو شیشے مین اُتارینگے پریخان ہوکر

توبہ ای صدر تم اور کلمہ بتون کا پڑھنا
اجی توبہ کرو یہہ کیا ہے مسلمان ہوکر

پھرو نہ ہم سے جنون خدارا بہت سے گلیان پھرا پھرا کر
یہہ چالین ہمکو نہین گوارا پھرو نہ رستہ ہمین بتا کر
تمہارے بالون کہ پوچھا کیا نبات کی یک ڈلی ہے گویا
نبات مین یہہ مزا نپایا جو تمنے جو تم نے لین ہین چبا چبا کر
ہمارے ہاتھون شراب پینا پھر اپنے ہاتھون ہمین پلانا
عدو کے دل کو کباب کرنا جلا جلا کر جلا جلا کر
مین اور درد و الم پیارے تم اور مجہپر ستم پیارے
نہین یہہ اچھا صنم پیارے بھلا تو خوف خدا ذرا کر
اور اسنے باتین کہو نہ ہم سے اُڑا کے باتین کرو نہ ہم سے
پریرخون اُڑو نہ ہم سے کرو نہ باتین اُڑا اُڑا کر

ہنسو نہ غیرون سے اتنا ہمارے شگفتہ نہ ان سے اصلا

بہلا یہہ فرماؤ فایدہ کیا پیارے ہم کو رولا رولا کر

رکھو نہ اس سے کمال الفت کرو نہ اس سے بدل محبت

نہ بیٹھے بیٹھے اٹھاؤ خفت عدو کو محفل مین تم بٹھا کر

جو ہین نوکر ہم آپ کے ہین جو ہین تو چاکر ہم آپکے ہین

غرض مقرر ہم آپ کے ہین نہ کس کے نوکر نہ کس کے چاکر

بتو نہ رستا بتاؤ ہمکو نہ کوچہ کوچہ پہراؤ ہم کو

نہ اپنے در سے چلاؤ ہمکو پڑے ہین ہمتو خدا اکر

جمی ہے محفل جما ہے عالم بہر اسپہ نغمہ سرائی ہر دم

سنینگے اشعار صدر کو ہم سناؤ گا کر سناؤ گا کر

جان ہم دیتے ہین اپنے قامت دلدار پر
یعنے آپ اپنے کو ایدل کھینچتے ہین دار پر

خنجر و مژگان پر اسکے ابرو و تلوار پر
سر کو اپنے وار دے ای صدر تو ان چار پر

الجھنون اس گل کے مژگان کا ہی سارا رنگ ڈہنگ
دشت مین پاؤن مرے پڑنے ندیجو خار پر

نازکی پہول سے سبز ہے اپنا مزار
جان ہمنے دی ہے اپنی سبز خط یار پر

اوجہون کی عزت نہیں ہین دہیان مین
کوہکن سا سر پٹکتا ہون نہین اب کہسار پر

کہہ رہی ہے رہین قاتل سے زبان شمشیر کی
سر دیا لاکہون لے تیرے ابروی خمدار پر

کبک تیتے حال چلتے چال کرتے او جناب
یک ذرا چلتا گر اپنا آپکے رفتار پر

پاؤن پڑتے ہین سر صحرا نوردین تمام
یعنی ہماری ہی قدم میرا جنون ہین خار پر

وار ہی دیتا وہ اپنے نظم پروین انبہ صدر
انکہہ پڑ جاتے فلک کی گر میرے اشعار پر

لمبہ یا جان ہان اہدل کبھی تم انکی افسر پر
کہین یکبارگی چڑہ جایگا دیکہو جنون سر پر

نشے مین انکہہ پڑتی ہی جو چشم مست دلبر پر
گمان ہوتا ہی اپنا میکشو صہبا کے ساغر پر

نہین تشبیہ دانتون سے تمہارا اسکو کچھ حسن
نہ ہیوا او میان دانتون کو اپنے آب گوہر پر

بہار آئی ہی اہدل پہر جنون کا جوش آتا ہی
چلے جاینگے جنگل کو رکھینگے گھر کو جب سر پر

چمن مین سیر کو میرا اسہی قد آج آتا ہی
نہین معلوم کیہ آتی ہی کیا آفت صنوبر پر

ملے گر چشمہ حیوان نہ دیکھونگا نہ دیکھونگا
تری چاہ زنخدان کو [illegible] حوض کوثر پر

نقاہت مین جو اس لاغر کا رستہ یان آتا ہے
رگین جون بین آئے ہونے لپٹے ہین تار بستر پر

اشارہ ایکی مژگان کا ہی کافی جان لینے کو
کبھی ہرگز نہ پہیرا او میان خنجر مرے سر پر

خدا کیواسطے تم ای میان دیکھو کر اپنی
نظر پڑتی نہین ہی گر ہمارے جسم لاغر پر

نہین آیا جو وہ ساقی نہ سکتا ہون نہین دیوانہ
کبھی ساغر کو شیشے پر کبھی شیشے کو ساغر پر

وہ رنگ جو اتا ہی سیر باغ بعد مدت کے
گمان جنت کا ہوویگا یقیناً اب سیر گلشن پر

ہمارے گود مین ام شب جو رشک ماہ آیگا
رہینگے کیون نہ نازان صابر اب اپنے اختر پر

ہوگئی میان سے جب اُسکی باہر تلوار
ہوگئے دیکھکے ہم جامہ سے باہر تلوار

کیون لگاتے ہو گلے غیر کے کاٹت ہون
مارو مین لینے کو حاضر ہون مرے سر تلوار

ہاتھہ ابرو پہ نہ کیونکر رکھین بوسے لیکر
چوم کر لیتے ہین سب ہاتھہ مین اکثر تلوار

خط مین اوصاف اوس ابرو کی نہ لکھے ہین کبھی
ہوگیا حق مین کبوتر کے ہر اک پر تلوار

نگہہ و غمزہ سے بہتر نہین برچھی ناوک
مژہ و ابرو سے برکر نہین خنجر تلوار

آپکے ہاتھہ سے چلتی ہی ہمارے سر پر
کہین مقتل مین ٹہرتی نہین دم بھر تلوار

سر سے کیا دل سے مین حاضر ہون اوسی کو بھی صابر
مری نظرون مین ہی ابرو کے برابر تلوار

نہ ننگی ہونے دو رہنے دو داب مین شمشیر
کشتگی ہو رہی قاتل حجاب مین شمشیر

لہو کی پیاسی ہی کیونکر خشک کیون زبان ہی لون
ڈوبی ہوی تو سراپا ہی آب مین شمشیر

سوال گنجفہ کے کھیل مین کیا سر کا
کہ مجھہ غلام پہ کھینچی جواب مین شمشیر

مین دیکھون کت رہو شرم آئی شرما جاتی
وہ ننگے ہاتھہ ہون اور ننگی دابمین شمشیر

لگی کہ دم مرا ٹوتا اور اوسکے ساتھ اوسکا
مین چھٹ گیا کہ پڑی بیک عتاب مین شمشیر

وہ تیغ ابرو ہی طاق ایک کو دو کر نہین
پہر آگئے اوسکے ہاتھ کس حساب مین شمشیر

ادہر وہ قہر ہوی مجھپہ چین برابرو صدر
ادہر یہ ظلم کہ آئے عتاب مین شمشیر

گاتے ہین کس کے ساتھ نہین ہی انہین نگار
رکھتے ہین ہان ستار بھی اپنی جہیز جہاڑ

مجھکو تو دیکھتے ہین وہ چلمن کے اوٹ مین
ای چشم تو بھی دیکھ اب اونکو پلک کے آڑ

شاخین تمھارے باتو مین لگائین تو کیا عجب
معلوم ہے کہ باتون کے ای یار تم ہو جھاڑ

کیا بولون کیون گذرتی ہی فرقت مین اونکو
شب تک بلا ہے پر تو دن بھی ہے یک پہاڑ

صحرا مین اسکے خاک کے کشتون کے ساتھ تھا
تن دھرنے کی جگہ نہتی اتنی بھی بھیڑ بھاڑ

اور زلف یار ظلم کو کب تک سہو نسا ترے
کب تک گو کھاؤن بیٹھ کے کوڑونکی مار دہاڑ

آخر کو صدر دیکھیو پڑ جائینگے گرہ
حاصل مری ہے رشتہ الفت کو ہو تاڑ

ہو خانہ خراب اوسکا ہوا آپسے در انداز
کیا کیا ہین لقب آپکے ای خانہ بر انداز

انکھین نہین ہین نام [illegible] کو اپنا
[illegible] تیری ای چشم [illegible] انداز

چلنے مین قدم پڑتے ہین آزاد سے باہر
[illegible] ہی گلہ [illegible] انداز

گر تیغ نہو بھون کے اشارے سے دو گرد و — کیون کرتے ہو تم قتل مین ای یار بہ انداز
کیا چال روش تیری رویا ترا ای یار — سب اچھے ہین ان سب پہ ہے طرہ مگر انداز
انکھین ہی دکھانا کبھی انکھین ہے بتانا — خالی نہین حکمت سے ترا فتنہ گر انداز

دنیا کے لہو لعب مین کب تک کو رہیگا
بہتر ہے کہ عقبی کے تو ای صدر کر انداز

مدت تمام وصل بتان کی رہی ہوس — ای صدر یاد حق مین تو گذرا نہ ایک نفس
گذرے مہینے کتنے جنون پر نہین گیا — آیا جنون مجھکو الٰہی یہ کس برس
مرجائینگے پہ جا نہین دینگے زیست تک — کہتے ہین جسکو دم وہ ہمارا ہے ہم نفس
ای گل ہوا ہین آپکے مژگان کے روز و شب — برباد ہو رہا ہون مین مانند خار و خس
یک بیت کے کاروان کے تعشق مین ہمدمو — مین رو رہا ہون سکے صدا نالہ جرس
دیگا عوض مین اسکے جو بن تو سے ہمکو یار — کہائینگے ہم خوشی سے تیری گالیان بھی دس

بولین وہ لاک آپ سے اپنے دہن کی بات
ای صدر کچھ نہ بولیو خاموش ہو بس

مین رشک عشق سے تیرے بسمل گئے باآب و گئے باآتش
تو چشم رحمت سے دیکھ قاتل گئے باآب و گئے باآتش

تو باغ خوبی کا ایک ہی گل ترے ہیں کاکل مثال سنبل

ہی جھپہ سے چشم و دل عنادل گھے بآب و گھے بآتش

تو مثل یوسف جدہر کو جاوے جمال اپنا جہان دکھاوے

ہو نترے الفت سے وہان کی محفل گھے بآب و گھے بآتش

تمہارے فرقت میں ہم بیارے طپان ہیں نالاں ہیں غم کے مارے

مثال ماہی برنگ ساحل گھے بآب و گھے بآتش

کبھی ہیں ہجر وطن میں گریان کبھی سفر میں ہیں سینہ بریان

ہوی ہے اب تو ہماری منزل گھے بآب و گھے بآتش

کیا خلیل آگ میں ہی بستر بچھایا نوح آب پر ہی چادر

نکیون سلامت ہو نیرے کامل گھے بآب و گھے بآتش

تم اس زمین میں کئے ہو جسرات ای صدر صابری سلامت

سمجھ اس زمین سے فلک کا ہو دل گھے بآب و گھے بآتش

مشہور عام ہی کہ وہ ہی آشنای عام — لیکن ہمارے پاس تو ہی ہو وفای خاص

شاہی کلہ ہی غرور تمہین مجہلہ فقر کا — تم شاہ عام ہو تو یہ بندہ گدای خاص

کرنی ہی بات خاص تمہارے سے او جناب — کیجے مقرر آپ تو خلوت کی جای خاص

ہین کیا کہ سر پہ چڑہتی ہی مرا کے جب نہ تب
کیونکر کہو نہین زلف کو اسکے بلای خاص

غمزے سے کرکے کام ادا خاص و عام کا
کہتے ہین اس ادا کو ہین کہتے ادای خاص

چہندے سے چڑہے نہ عام مین اسگ تو اسکی بات
قامت کو اسکے کیونکہ کہو نہین لوای خاص

مانگو دعا نہ ہاتہہ اٹہاؤ دعا سے آپ
ای صدر میرے حق مین کرو تم دعای خاص

اکہو نہین اشک ہی مجہے باران سے کیا غرض
سینے مین گل ہی مجہکو گلستان سے کیا غرض

تو چاند ہی تو چاند کا ٹکڑا ہی رخ ترا
ذرات مہر و ماہ درخشان سے کیا غرض

الست ہو نہین نشہ الفت سے ساقیا
می سے قدح سے محفل مستان سے کیا غرض

مذہب ہی لاابالی تو مشرب مرا ہی رند
کافر سے مجہکو اور مسلمان سے کیا غرض

بس ہین نظارے یار کے دانتون کے ہونٹہ کے
موتی سے مجہکو لعل بدخشان سے کیا غرض

سودائی ہین ہون باغ ہی سنبل کی سیر سے
ای یار تیرے کاکل پیچان سے کیا غرض

بس ہے پری رخونکا مجہے سنگ آستان
ای صدر مجہکو تخت سلیمان سے کیا غرض

گلشن سے ربط ہی نہ گلستان سے ارتباط
مجنون کو اکے جنون ہی بیابان سے اختلاط

دامن تمہارا ہاتہہ سے جاتا رہا تو کیا
سر کو تو ہی ہمارے گریبان سے اختلاط

ملتی ہے ابر سے یہہ میری چشم اشکبار	یعنی ہے میرے گریہ کو باران سے اختلاط
کہتے ہین مجھکو آگ بھبوکا ہو عورش	کیونکر بھلا پری کو ہو انسان سے اختلاط
ممکن نہین جو گھر مین چلا جاؤن یار کے	جبتک کہ ہو نہ یار کے دربان سے اختلاط
صد چاک ہوکے شانہ بنیگا یہی یقین	دل کو ہی اُسکے زلف پریشان سے اختلاط

دشمن تو دشمن آپ بھی اپنے نہین ہین صدر
بولو تو کسطرح سے ہو جانان سے اختلاط

لڑکھڑاتے ہین نشہ مین پای ساقی الحفیظ	ہاتھہ سے گر گر کہین ہوتے نہ پیالی الحفیظ
ایک تم نازک ہو اور اس پر تمہارے ہونٹھ بھی	نیلے ہو جائینگے کیون ملتے ہو مسّی الحفیظ
دیکھنا نشہ مین کس کس کو کیا کرتے ہین قتل	چھا گئی ہے آنکھہ مین خون کی [illegible] سرخی الحفیظ
غصہ اس بت کا قیامت غصہ اللہ کی پناہ	کہہ رہی ہے دیکھکر ساری خدائی الحفیظ
ہاتھہ کیا گلشن مین زر مٹھی سے غنچے کے گیا	ہو گئین ہین بلبلین مجھہ سے جو باغی الحفیظ
طفل ہے مت سو کہ تیر ہوش ہو سکی ہرن	تا نظر آوے نہ تجھکو شیر قالی الحفیظ

کیا کہون ای صدر اب کے دور صوفیکا حال
ہاتھہ مین پیالی بغل مین ہے صراحی الحفیظ

بیان کہون دنیا [illegible]	[illegible]

اندر رہا ہی آگے اس جانان کے گستاخانہ شمع
تسبکو محفل مین جلادے سنہ پر پروانہ شمع

اڑکے آتی جل کے مرتی اس رخ پر نور پر
رکھتی بازو مین گر اپنے شہپر پروانہ شمع

عشق مین شعلہ رخون کے ہوگیا میرا یہہ حال
جان دیتے ہین سراپا جلنے مین پروانہ شمع

گو پریہم دل جلون کے شمع کی حاجت نہین
ہی ہمارے قبر مین آنسو کا ہر اک دانہ شمع

داغ دل روشن ہوا کس عارض پر نور سے
دی رہی ہی جان مجہہ صورت پروانہ شمع

جب نہین رہتا ہی خلوت مین حضور اس یار کے
گر زبان ہی اہل جلون کا کہنا کچہہ فسانہ شمع

بس ہی سودا مجہکو تیرے عارض پر نور کا
اے پری کب جانتا ہون تسبکو مین دیوانہ شمع

ہی شرارت اسمین سب اس آگ کی پتلی کی صدر
ہی یقین تسبکو جلا دیگی مرا کاشانہ شمع

دل نے بھی پائے داغ مین مین بھی پائی داغ
حاصل ہوا نہ مجہکو ترسے سوای داغ

الفت کی اسکی یاد دلاتی ہی جب نہ تب
بہولا نہین ہون مرے دلمین ہی جای داغ

ای داغ عشق یار تیرے سے لئے
کیا کیا اٹھاے صدمے مین کیا کیا مین پائے داغ

بہہ کچہہ تمہارے آتش غم مین جلا بہنا
پہلو مین دل نہین ہے یہ دلکی ہی جای داغ

مین دوست ہو کے پہلو سے اپنے جدا کرون
یک عمر سے بجگر ہے مرا آشنای داغ

تہی یک نشانی یار کی کافور ہوگئی
مرہم کا ہو برا کہ ہمارے مٹا مے داغ

دل کیا رقیب کیا کہ دو لوٹ رہے ہیں
اے صدر اس سے سوزِ غم اور اسکے ہای داغ

اب تو شوقِ قتل میں [illegible] ہیں یاں تمام سر بکف
او میاں کس واسطے ہو تم ہو پھر خنجر بکف

کیا [illegible] کا بھولا آپ نے
یوں جو پھرتے ہو رکھے ای مستی ساغر بکف

دل کیا لے لینگے ایسے دام دیکر بلبلیں
یوں جو ہیں گلزار میں لیکر یہ گل زر بکف

[illegible] نصیب ایسے کہاں ایام ہوں
روبرو تیرے ہو ساقی گود میں ساغر بکف

اللہ اللہ [illegible] جلن کیدست جہاں پر گئے
گر پڑے جب چشم تر سے اپنے اشک تر بکف

ہوگئے نالاں سب جسنے مارا یک ہی تیر میں
روبرو اللہ کے جا بیٹھینگے لے محضر بکف

دیکھنا ای صدر انکا ناز اور اپنا نیاز
وہ وہاں خنجر بکف ہیں ہم یہاں ہیں سر بکف

جبکہ سن پائے ترے پاؤں کی آہٹ عاشق
نہ ہلے چوکھٹ کے دروازے کی جو کہت عاشق

تیز ہی ہو کر نہ ترے زلف کو بل کرنے دے
سیدھی ہو کر ابھی ہو جائیگی لٹ بٹ عاشق

قول کر جسکو قاتل نے فدا یا تو کیا
پھر جئے کوئی نہیں اسکے ہیں جیوٹ عاشق

بہت کری کہو نہ ہاتھوں کی خطا ای شوخ
کہیں لیلیں نہ بلا زلف کی جھٹ جھٹ عاشق

عشق میں خط ہے یوں کوئی بھی ہوتا ہے فنا
شاید اسپند تھی جو ہو گئی جھٹ پٹ عاشق

نایاب ہو کہلا گئے معشوق اجی تم کس کے
الکیدو کیا کہ تمہارے تو ہیں زرت عاشق

مجھ سے ہنس ہنس کے یہ کہتے ہیں وہ معشوق ای صدر
واہ کیا خوب جو خوش ہو گئے جہت بیت عاشق

موی یہ لوں نہ فقط استخوان تراش کے پہنک
کہ بوتی بوتی بہی پیش سگان تراش کے پہنک

زبان تیغ سے قاتل ہے تیری تیز زبان
کہا تو جھو تہہ تو میری زبان تراش کے پہنک

قد سے ہی ترے ہمسری جو خوش کیا خوب
تو سرو باغ کو سرو روان تراش کے پہنک

سوا سگ کے ترے مستحق ہما کیا
فلک یہ لوں نہ مرے استخوان تراش کے پہنک

منڈھایا اسنے خط سبز روی رنگین جو وہان
چمن سے سبزہ تو ای صدر یہان تراش کے پہنک

کرتے بیان ہم اگر وصف بتان سبز رنگ
منہ میں کرا پنے کاشکے رہتی زبان سبز رنگ

لطف ہی ہو جام ہو موسم گل ہو باغ ہو
چاندنی ہو اور سب ہو ماہوشان سبز رنگ

رہتا مزار سبز لوٹتی سب علاقے تاک بہی سبز
مرتے جو رکھ کے الفت خط بتان سبز رنگ

رہتا جو چرخ نیلگون چال یہ اپنے مہربان
پہرتے ہمارے ساتھ روز مہوشان سبز رنگ

کشتہ ہوں بہو لگا قتل کو ای بت سبز رنگ اب
باڑھ کو تیز کے کوئی دیکھو فشان سبز رنگ

سبز پری جو دیکھ لے سبز محل کو چھوڑ دے
سکھتے ہو رشک حور تم کیا ہی بتان سبز رنگ

سبز قدم ہوے ہمین ہای نصیب اپنی صدر

سمجھے تھے سبز بخت ہمین جو رد شان سبز رنگ

کب تک تمہارے ہجر کے صدمے اٹھاے دل
کب تک تمہارے ظلم سہے ہاے ہاے دل

دل مین ہو کیون تمیز کافر و مومن کے جاے دل
رشک بناے دیر و حرم ہی بناے دل

گلزار ہو شراب ہو ساون کی ہو گھٹا
ساقی کوئی پری ہو یہی ہے ہواے دل

طاقت کے ساتھ صبر گیا ہوش بھی گئی
باقی نہین ہے جسم مین کچھ بھی سواے دل

جھڑکی تو کیا کہ گالیان صدہا سنائیے
کیا کیا نہ رنج پاے ہین اس ستم نے برای دل

رنج و الم کبھی تو کبھی راحت و خوشی
خالی کبھی نہین ہے یہ مہمان سراے دل

لے جاے اب یار کے دل کسی طرح
اب آرزو یہی ہے یہی مدعاے دل

پہلو مین شب کو یار رہے دلکو ہو مین
ان روزون مجھکو ایسے کہان دن دکھاے دل

جو آرزوی وصل تھی باقی نہین رہی
کیا دلربا نے چھین لیا ہای ہای دل

کر دینگے رام بت کو ہم اللہ کی قسم

ہوتا جو صدر سینے مین پتھر بجای دل

الفت گل مین نہ منہہ اپنا چھپاے بلبل
سیر بستان کے مزے کچھ تو اڑا لے بلبل

فصل گل ہے تو لگا اب لطف اٹھا بلبل
[illegible] کیا لے بلبل

[illegible]

گل کو اپنا تو کسی رنگ بنا لے بلبل
اسکی حسرت مین نہ یون داغ تو کہالے بلبل

دام صیاد نے ہر سمت ہین جالے بلبل
منت پر اپنے کہین جا کے چہپالے بلبل

چہوڑ دے الفت گلزار کہ ہے بے پایان
ہوس گل مین نہ تو خار کو کہالے بلبل

وصل گل تجہکو جو منظور ہے اپنا تو کر
باغبان کو تو ذرا اپنا بنالے بلبل

گل و گلزار ہین غنچے ہین غرض سب کچھ ہین
گرا اوڑا نے ہین مزے خوب اوڑا لے بلبل

چہاتی پہٹ جاتی ہے غنچون کی ان آوازون سے
فرقت گل مین نکر ایسے تو نالے بلبل

گریہ کرتا تو رہا اسکو قفس سے صیاد
رات دن کرتا قفس مین ہے ترالے بلبل

ان کے سننے کے گل و باغ تلک ہین مشتاق
صدر صاحب کے کچھ اشعار سنا لے بلبل

پاتے ہین داغ دلکو رخ پر ضیا سے ہم
شب پیچ و تاب کہاتے ہین زلف رسا سے ہم

کوڑے لگاؤ ہمکو کہ پہانسی لگاؤ آپ
سنبل جب سمجھے زلف کو سمجھے بلا سے ہم

تارے فلک کے تارے ہمارے ہین آنکہ کے
آنکہین لڑا رہے ہین کسی مہ لقا سے ہم

وارینگے میٹھے بات پہ قند و نبات کو
صدقے کرینگے لب پہ تمہارے تبا سے ہم

ہم بولین ہو بہلا تو عوض اسکے گالیان
یون ہی تو ہاتہ اوٹہاتے ہین صاحب دعا سے ہم

اے یار اپنے صبر و قرار و شکیب کو
کہو دیتے ہین تیرے غمزہ و ناز و ادا سے ہم

ای صفدر اک دوست کے الفت مین عشق مین
بیگانہ ہو گئے ہین سبھی آشنا سے ہم

گھر مین ترے بیٹھے ہین مہمان کسے کہتے ہین
در پر ترے لیٹے ہین دربان کسے کہتے ہین

کب آئینہ رخ کو بولے یہہ کہ تم دیکھو
بس بس اجی چپ بیٹھو حیران کسے کہتے ہین

غیرون سے کہا اپنا کہنا یہہ نہین اچھا
ہم یہان کسے کہتے ہین تم وان کسے کہتے ہین

ہم شیفتہ تیرے خط کے ہین اُ قلم کے ہین
سبزہ کسے کہتے ہین ریحان کسے کہتے ہین

آگے ترے ابرو کے کہتے ہین کمان کسکو
آگے ترے مژگان کے پیکان کسے کہتے ہین

وحشت مین جہان بیٹھو زندان ہے وہی ہمکو
مت پوچھو ہمین اوسکو زندان کسے کہتے ہین

ای صفدر غزل تری پڑہا ہی عنایت کی
سمجھے ہے کہ ترے آگے سحبان کسے کہتے ہین

تھے کدہر کسیجا کہان ای بیوفا دو چار دن
ہو گئے اقرار وعدہ سے سوا دو چار دن

آو بیٹھو چاندنی پر بھور کر دو ماہ کا
چاندنی کی ہی بہار ای مہ لقا دو چار دن

پھر کہان یہہ فصل یہہ موسم یہہ گلشن یہہ بہار
باغ ہلو ای بلبلو اپنی ہوا دو چار دن

جا ای قل صلوا ئین دیتی ہی ہمیں تم روز روز
پر نہ مرقد پر پڑا آ فاتحہ دو چار دن

نرگس بیمار کو رہنے دو گلشن مین ابھی
اچھی ہو جاوے دو کہان دو ہوا دو چار دن

آئے تو اچھا کیا پر اس سے شرمندہ کیا	ہے ابھی وعدیکو باقی ای قضا دو چار دن

تم اور اس بت کا پرہیں کلمہ اجی توبہ کرو
کر رہو ای صدر تم یاد خدا دو چار دن

[illegible] سا مجھ سے برابر آسمان دو چار دن	کب میسر گہر آئی وہ عالیمکان دو چار دن
ہم کم نازک مزاد سپر ہے خوف چشم زخم	ہاں انہیں نہ تیغا دمیان دو چار دن
یا بہر وعدہ رہا کہ ہیں دو چار دن میں اونکا	یا ہو سے دو چار دل کے مہربان دو چار دن
ساقی و دریا دل آئے ہیں وقت ہے کشتی	یا انہیں کشتی می ہو روان دو چار دن
روز و شب کی دیکھیے گردش کیسی کہتا ہے نہیں	ایک صورت پر کسیکا آسمان دو چار دن
رات تم دن کو کہو تو میں کہوں لاریب فیہ	رہنے دو زلفوں کو رخ پر مہربان دو چار دن
میں نہ سمجھوں دن میرے سیر فلک سے پھر گئے	گر رہائیں میرے ہاں وہ نوجوان دو چار دن
اونسے میں دو چار اگر ہیں ہو خدا وہ دن کرے	یعنے ہو حاصل مجھے وصل بتان دو چار دن

صدر صاحب کچھ خیال عاقبت بھی چاہیے
خواب غفلت میں نہ کیجیے رائگان دو چار دن

جسم لاغر سے مرے تیری کمر ملتی نہیں	مل گئی سو مل گئی بار دگر ملتی نہیں
جسم لاغر اور ہے تیری کمر کچھ اور ہے	جسم لاغر میں ہے تیری کمر ملتی نہیں

تیغ ابرو اور کچھ ہی تیغ دوسر اور ہے
تیغ ابرو سے تری تیغ دوسر ملتی نہین

اشک خون کچھ اور ہی لعل بدخشان اور ہے
اسکی سرخی اسکی سرخی سے مگر ملتی نہین

تاب گوہر اور کچھ ہی تاب دندان اور ہے
تاب دندان سے تری تاب گہر ملتی نہین

زلف تیری اور کچھ ہی تیرہ شب کچھ اور ہے
زلف سے تیری شب تیرہ مگر ملتی نہین

سرد آہین اور ہین باد سحر کچھ اور ہے
سرد آہون سے میری باد سحر ملتی نہین

نوک ناوک اور ہی نوک تبر کچھ اور ہے
کچھ ہو مژگان سے تری پیکان مگر ملتی نہین

آتش عشق اور ہی دوزخ کی آتش اور ہے
صفدر نار عشق سے نار سقر ملتی نہین

تاب عارض سے ترے تاب قمر ملتی نہین
آتش غم سے ترے نار سقر ملتی نہین

تو ملی مجھسے تو مین سمجھون مجھے دنیا ملی
آہ سب ملتے ہین ایکجان تو مگر ملتی نہین

مدتین گذرین نہ دیکھا لیکے آنکھین کیا کرون
ہای مجھسے کیون تو ای نور نظر ملتی نہین

یاد مین ہون تیرے بستر مجھکو ہے جی کو وبال
کیا کرون سر کاٹنے کو تیغ دوسر ملتی نہین

زیست تھی موقوف تیری پر کرین کیا لیکے زیست
موت آ جائیگی ہم تو اگر ملتی نہین

یا سنادو مین تجھسے ملوگی ایکوقت
یا یہ کہلا بھیجو تجھسے عمر بھر ملتی نہین

کس جہان سے عذر کے ہو تم صفدر صاحب مبتلا

کیا وہ ایسی ہی پری سندر کنور ملتی نہیں

اجی جان تری ہی یاد من مین	یعنی ہی جان میری تن مین
دیکھینگے شباب مین وہ کیا ہو	اب ایک بلا ہو بالے پن مین
پھولونکو اڑانا و کھیلون مین	جادو ای غنچہ لب چمن مین
آنے سے جنون کے فصل گل مینا	پھولے نہ سمائے پیرہن مین
سکاشی کی جو چھیان ملینگے	واللہ نہا ئینگے چمن مین
پھہ زار ہو مرگیا ہون وحشت	ہی تار نہ لاش ہی کفن مین

اس منہہ کی صفت کریگی ای صدر
جب تک کہ زبان رہی دہن مین

مثل سنبل جو پریشان ہو نہین	اج کس زلف کا خواہان ہو نہین
عاشق چاہ زنخدان ہو نہین	مالک چشمہ حیوان ہو نہین
مد پتھرون کی کھلاتا نہ جنون	ایک در در کا مہمان ہو نہین
جب مین ڈرتا ہون گلے لگنے کو	طوق کہتا ہی گریبان ہو نہین
ایک پری کے مین گلی کا ہو گدا	خسرو ملک سلیمان ہو نہین

عشق مژگان مین ہوا ہون یہ نحیف
ای جنون خار بیابان ہون مین

مجھی مارو کہ کرو قتل حباب
آپ کا تابع فرمان ہون مین

نہین دیوانہ ہین ڈرنے کے لئے
ای پری حضرت انسان ہون مین

لکھہ کے توصیف نزاکت کی تری
اپنے ہر شعر پہ نازان ہون مین

اوسکی صورت نظر آئی مجھہ کو
آئینہ دیکھہ کے حیران ہون مین

اپنے اس دیدہ تر سے ای اشک
روز و شب زار ہون نالان ہون مین

صدر بولے وہ میرے سنکر شعر
ایسے شاعر کے تو قربان ہون مین

اسکے رخسار سے ہم زلف اتھا دیتے ہین
شب تاریک مین خورشید دکھا دیتے ہین

اپنے بازو سے وہ محفل مین بٹھا دیتے ہین
لینے محفل سے رقیبون کو اتھا دیتے ہین

مرتے دم جان عاشق جو ذقن کا اوسکے
ملک الموت مجھے سیب سنگھا دیتے ہین

عنبرین زلف کو کب مشک کہا تہا مین نے
کس خطا پر مجھے مشکین وہ کسا دیتے ہین

اپنے گلگشت جو جاتے ہین کبھی گلشن کو
کھیلون مین وہ پری گل کو اڑا دیتے ہین

اپنے ہونٹون کے وہ بوسے جو دیا کرتے ہین
ہم بھی خوش ہو کے انہین منہ سے دعا دیتے ہین

ہم جو کہتے ہین جو دیکھینگے تمہاری آنکھین
بدلے آنکھون کے وہ بادام دکھاتے ہین

مطرلوگ سے یہی کہتے ہیں کہ لو اور پڑھو
صدر صاحب کی غزل کو جو سنا دیتے ہین

ای نور نظر تجھہ سے یہ ارمان نکالون
آنکھون میں رکھون غیرونکی نظرون سے چھپالون

سر پر نہ اٹھالون ہین کبھی غیر کی منت
صدمے پرین اسمین تو انہین سر پہ اٹھالون

جب آپ گئی ہوش گئی جان حزین بھی
تھامون اُسے یا اسکو اجی کسکو سنبھالون

دل مین ہی یہی آرزو ای مست مے ناز
یک ساغر مے تجھکو کسیطرح پلا لون

یہان صدر بھی جانے نہ دون اُس لعلکا سودا
واہا صدا نہین قصے مین ابھی مول بنالون

میٹھی ہی کہ ہو تلخ غرض ای شکرین لب
سوگند تری ہونٹون کی گالی تری کھالون

کیا بات ہی یہہ مین بھی تو انسان ہون ای صدر
باتین وہ کری مجھکو انہین بولون نہ چالون

مثل سنبل جو پریشان ہون مین
آج کس روز کا خواہان ہون مین

عاشق چاہ زنخدان ہون مین
مالک چشمۂ حیوان ہون مین

مار پتھرون کے کھلا نا نہ جنون
ایک دو روز کا مہمان ہون مین

جب مین ڈرتا ہون گلے لگنے کو
طوق کہتا ہی گریبان ہون مین

یک پری کے مین گلی کا ہون گدا
خسرو ملک سلیمان ہون مین

نوک مژگان مین ہوا ہون یہہ نحیف — ای جنون خار بیابان ہو نہین
مجہے مارو کہ کرو دشت جناب — انکا تابع فرمان ہو نہین
نہین دیوانہ مین ڈرنے کیلیے — ای پری حضرت انسان ہو نہین
لکہہ کے توصیف نزاکت کی ترے — اپنے ہر شعر پہ نازان ہو نہین
اسکی صورت نظر آئی مجہکو — آئینہ دیکہہ کے حیران ہو نہین
اپنے اس دیدہ تر سے ای اشک — روز و شب زار ہون نالان ہو نہین

صدر بولے وہ میر سنکر شعر
ایسے شاعر کے تو قربان ہو نہین

جو بات ہی داغ چشم تر مین — وہ بات نہین ہی بحر و بر مین
پہرتا ہون ہر ایک کے نظر مین — پتلی کیطرح ہون مین سفر مین
کس منہہ سے کہو نہین اسکو مہ رو — اوس رخ کی نہین جلا قمر مین
کیا کرتے ہین خدا کرے خیر — ہین جور وہ بت کمال شر مین
سمجہو پوچہو تو آنکہہ اس پری کی — آئینہ ہی مرے نظر مین
گر زلف سے مشک کی ہو تشبیہ — ہی عین خطا مری نظر مین

نے قند رطب میں ہے وہ اے **صدر**
شیرینی ہے جو لب شکر میں

وہ بت پرست ہوں دیر و حرم سے کام نہیں
مری نماز میں سجدہ نہیں سلام نہیں

سرا پا رند ہوں میں شیخ میرا نام نہیں
سوائے دختر رز مجھکو کسی سے کام نہیں

میں جل گیا نہیں قائدے تری جو نسبت دوں
حرام تجھ میں ہی اور سرو میں خرام نہیں

دکھا رہی ہے حکومت جو باغ میں اے گل
کنیز سوسن لالہ ترا غلام نہیں

ہوا ہے ابر ہے باران اور شب مہتاب
ہیں گل شگفتہ چمن میں یہ میم لام نہیں

ہمارے پہلو کو چیرد جگر کو لو صاحب
تمہاری تیغ کو ایسا کوئی نیام نہیں

کیا ہی ایک ادا میں ہیں تمام اے **صدر**
ہمارے قتل کا قاتل یہ انتقام نہیں

تم تمہارے لب و دہان مجھکو برا کہنے کو ہیں
ہیں ترے لب یہاں تمہارا ہو بھلا کہنے کو ہیں

منہہ پہ آتی بہت سی ہم اور بحث و تکرار کے
کہہ چکے تھے پھر دوبارا مدعا کہنے کو ہیں

گالیوں پر منہہ پہ کہو اور کچھ باتیں کرو
کہہ سکے ہم ٹک تو ہم اس سے کچھ کہنے کو ہیں

کیوں لب اظہار مجھے شور کچھ نکلی کہی
ہم نہ کہتے تھے وہ مسکر ہمرہ کہنے کو ہیں

ایک کیا سب باتیں بیجا ہیں کہا نہیں
جو کوئی کچھ کہو ہمتو بجا کہنے کو ہیں

تری دریا مین نہ سائے اپنے کنارا کر گئے زبان — دوستی معلوم بس تم آشنا کہنے کو ہین
ہونٹھہ منہہ پہٹ ہین دہن بھی آپو منہہ پہٹ ہے — سب کے منہہ زور ہین کسنے کہا کہنے کو ہین
وہان دہن انکا ہی اور وہ گالیان دیتے کو ہین — یہان ہمارے ہونٹھہ ہین اور ہم دعا کہنے کو ہین

آگے ان اہل سخن کے کیا ہم اپنی بات کیا -
کچھہ نہین ای صدر صاحب ہین تو کیا کہنے کو ہین

جب نہ تب آپ جو کہتے تھے مجھی تردامن — میرے رونے نے کیا اپکا کب تردامن
وہ تو وہ ہی میری مٹی سے صبا کو بھی غبار — چل رہی ہی میرے مرقد سے بچا کر دامن
دیدۂ تر سے میرے ابر کا پردہ معلوم — رو لی انسہین وہ مین باندہ کے اکثر دامن
ہوئے کیا کیا نعقبا ہا تہون سے تری وحشت — پیرہن پکڑی اگر کہہ میرا اوسپر دامن
کام آتا ہی تو لو تیعکو غریبان نہ رکھو — زخم ہم کھاتا ہی تیرے جامہ سے بہتر دامن
یک تو پاؤن ہی زنجیر کی سیرون کی — اوسپہ ہے بوجھہ بھی آماس کا وادر دامن

روون افلاس کو اپنے کہ جنون کو ای صدر
آستین ہی مجھے اور نہ میسر دامن

اب کے قامت سے کیا او فتنہ گر ہوتا نہین — فتنے ہوتے ہین بپا یک حشر برپا ہوتا نہین
کوچہ گرد دیکھا میرے اور خانہ بردوشی کا ذکر — کس گلی کس گھر کہان کس جا کدہر ہوتا نہین

۱۷۵۴۹

جائین ہم اوسکے گذرگہ مین تو کسیجا کسر دوش
جبتلگ جی سے نہ ہم گذرین گذر ہوتا نہین

غیر مرجائینگی لیکن پہلی منزل جائنگے
اسلئے وہ یار اپنا ہم سفر ہوتا نہین

بحر کیا اور نہر کیا اور ابر کیا برسات کیا
پانی پانی بجہہ سے کون اے چشم تر ہوتا نہین

آپکے تر دامنون مین نام اپنا ہو تو کیون
دامن انکا اپنے آنسوئین تو تر ہوتا نہین

خانہ بردوشی ہے ای صدر اور ہم ہین بے گہری
کیون نہ ہونگے اونکے کوچہ مین تو گہر ہوتا نہین

آتشین رخ دہوئے گروہ سامری فن آب مین
ہوئے جادو نہ کیونکر شمع روشن آب مین

کیا کرون کیون پار ہو تمین گہاؤ اوس شمشیر کا
ڈوبتا ترتا کہڑا ہوتا بگردن آب مین

کیون نہ گریہ مین بسر ہو مردمان چشم کی
واقعی ہی مردم آبی کا مسکن آب مین

کشتہ ہون تو ایک سناہ اوسکے پسینے کا ہونین
چہوڑدو لاشہ کو میرے بعد مردن آب مین

کہولے زلف اپنی نہاتین وہ جادوگر اگر
موجہ دریا سے پیدا ہوئے ناگن آب مین

جہینٹے لے تیہین سنی جسوقت پانی کی صدا
بول اتہا وہ جنگجو بی بولتا رن آب مین

مین ہون میری چشم تر ہی اور ہی رونا میرا
بعد مردن چاہئے ای صدر مدفن آب مین

نشے مین پر گئے جب ساغر شراب مین پاؤن
کہان مسیح سے دہو طشت آفتاب مین پاؤن

۱۷۵۴۹

ہمارے آنکھون پہ تونہ رکھہ رکھا ہمین پاؤن
پڑین نہ ہاتون سے تری کہین عدا ہمین پاؤن

سوال اوس سے نکرنا تہا دست بوسی کا
اودہر بڑے میرے ہاتہہ اور ادہر پڑے ہمین پاؤن

ہم اوسکے پاؤن پہ سوتے ہین رکھہ کے سر اپنا
ندیکہے حور و پری نے بہی جسکے خوا ہمین پاؤن

قدم پہ چلتے ہو پیر فلک کے روز قدم
نکالے تمنے عجب ایکوان عدا ہمین پاؤن

تبا دون قیس کو رستہ نہ اوسکی چلنے دون
جمے گراب کے میری وادی خرا ہمین پاؤن

مین اور گیا سے پہرون جاؤن تا حرم ای صدر
نہ رکہون ہو کے مسلمان رہ صوا ہمین پاؤن

اے گل چمن مین جوش ہے فصل بہار کو
بلبل ترانہ سنج ہی گاؤ بہار کو

بدلے مین اوسکے لینگے نہ چین کو تتار کو
دینگے نہ تیرے زلف کے ہم ایک تار کو

ای محتسب دی مست ہوا اور می کشی نہو
واللہ توڑ دون توبہ نہ توڑ دون خمار کو

او شوخ تیری دست حنائی سے ہمسری
لگ جائے آگ ستر قدم تک چنار کو

وار دن مین ایڑی چوٹی کے اوپر یار سے
نسبت نہ کچہہ بہی کاکل پیچان سے مار کو

آئے تو تیرے خاکہ دامن کو باندکر
کچہہ حد نہین حباب تمہارے غبار کو

بوسون سے لال لال کیا گال یار کے
ای صدر حد نہین ترے جاؤ پیار کو

خستہ ہو خراب جا بجا ہو ای دل نہ کسیکا مبتلا ہو
حاصل یہی مقصد ای خدا ہو صہبا ہو وہ مست مہ لقا ہو
غم مین یک گل کے رو رہا ہون کیون اشک مرا نہ موتیا ہو
حورون مین وہ ناز ہو نہ عشوہ پریون مین کبھو نہ وہ ادا ہو
اس دیدہ مست کا ہون بیمار دارو درمن سے کب شفا ہو
مجھکو ہو تمھاری زلف سنبل غیرون کے لئے سپولیا ہو
حالات مژہ سے ہو وہ اگاہ جسکا کہ جگر جدا ہوا ہو
دانتون سے تری نہین ہی نسبت موتی ہر چند بے بہا ہو
یکبار تو اُن کے لب پر ای لعل قربان ہو صدقے ہو فدا ہو
عاشق تو ہوا ہون اب تمھارا خواہ اسمین بھلا ہو یا برا ہو
مین اور فدا ہون تمپہ جی سے غیرون کو جی تم او رچا ہو
انکھین نہ دکھاو غمزدون کو انکھین بتلاو خوش لگا ہو
مین اور پیارے تم کو چاہون ہی ھی تم اور مجھے نہ چاہو
پہلو سے ہمارے دل کو لے لو پہلو سے مگر نہ تم جدا ہو
جز رنج و محنت و مشقت حاصل عشق بتان مین کیا ہو

هر لحظه زبان پر اپنے ای صدر
بس نام خدا و مصطفے ہو

دیوانہ ترے دید کا آفاق ہے واللہ
مشتاق ہے مشتاق ہی مشتاق ہی واللہ

دو کر نہین عالم کے ترا خنجر ابرو
کیا طاق ہی کیا طاق ہی کیا طاق ہے واللہ

دیکھا جو اسے شکو تو بن جلگئین شمعین
کیا ساق ہی کیا ساق ہی کیا ساق ہی واللہ

جلنے مین تو ای قاتل و خونریز دو عالم
چقماق ہی چقماق ہی چقماق ہی واللہ

دل کو مرے شق ہونا جگر کا مرے ای صدر
بس شاق ہی بس شاق ہی بس شاق ہی واللہ

ہم پہ یہ قہر و غضب ظلم و ستم واہ واہ
اوروں پہ الطاف و مہر اس پہ کرم واہ واہ

نامہ کو بھیجا لکھا اس نے تو ایسی مجھے
جن پہ رقیبون کا تھا نام رقم واہ واہ

خاک مین ملوا دیا خاک چھنا تا رہا
اوسپہ زمین کے کیا نقش قدم واہ واہ

دم ہمین دیتا رہا دم مین بھی بیدم کیا
اوسپہ بھی دم باز کا بھرتے ہین دم واہ واہ

اتنا تو چھوٹا سا منہہ اس پہ یہ بڑی باتیار
یار یہہ منہہ زوریان آپ سے ہم واہ واہ

اگلے کی الفت نہین مہر و محبت نہین
ہم پہ عنایت نہین ہی تو ستم واہ واہ

صل علی مرحبا شعر ہی صدر کا

لکھتے ہیں حسن پر سدا لوح و قلم واہ واہ

لیجیئے حاضر ہی دل ای یار اگر کام آئے ہے
پر یہہ فرماؤ کہ دل میں کچھہ ہمارے جای ہے

ہای قسمت سانپ کے مانند یہاں بل کھائی ہے
وای قسمت غیر وہاں اُس زلف پر مل جائی ہے

ہو گئے نزدیک تیرے تھے جو تجھسے دور دور
پاس تیرے پھر مرا کیا پاس ہے کیا جای ہے

نام جانکا نہ لو وہاں جان کو لیا جناب
آگے جانے سے بس اپنے سے بندہ جای ہی

گھر سے زندان وہاں سے آیا وادی پر خار میں
کیون جنون کا پھر تلوا مرا کھجلای ہی

دل تو ہی دیوانہ گر قاتل نہیں تیغا سے ہے
عید قربان کسی کی ہے سب گلے لگجای ہے

کچھہ نہ پوچھو اپنے عاشق کے بہو اور پیاس کے
اشک خون ہیں ہی اپنا غم تمہارا کھائے ہی

کرتے ہیں تعریف پیکان کی وہان زخم دل
یہہ مثل سچ ہے کہ جسکا کھائے اوسکا گائے ہی

یاد پھر آتی ہے ان ابھری چھاتیون کی دمبدم
سینہ زن رہتا ہون پھر چھاتی مری بھر آئی ہی

اب بھی باتو سے ان کو گر بھی انکار ہی
پھر ہمارا سر ہے پیشانی ہی انکا پانے ہی

تمنے اتنا بھی نہ پوچھا **صدر** کی تسکین کو
کیون بے اچھا ہی کہان آیا کدہر کو جائے ہی

گلی میں یار کے رہنے کو گھر لیتے تو ہم لیتے
مکان دلربا کی خاک در لیتے تو ہم لیتے

کرین کیا آپ اپنے میں نہیں ہیں غیر ہی حالت
گدای آشنا تیری خبر لیتے تو ہم لیتے

تیرے قدمون سے لگ چلتے تری نقش قدم ہوتے | غرض بوسے ترے پا کے اگر لیتے تو ہم لیتے
سمجھتے پر سمجھتے کیمیا ای ہی ہاتھ اپنی | تمہارے خاک پای سیمبر لیتے تو ہم لیتے
گھر ناپایا تجھے تو اتنک تر بھی اپنے تھے نایاب | جو دیکر اشک تر کو ہان گھر لیتے تو ہم لیتے
تمہارے زلف کو کالی گھٹا کہتے تو ہم کہتے | بلای آسمانی اپنے سر لیتے تو ہم لیتے

دعا ای صدر ان ہونٹوں کو بوسے ان کے ہونٹوں کے
اگر دیتے تو ہم دیتے اگر لیتے تو ہم لیتے

خبر سے موت کے آتی ہمین انکی خبر پہلے | اگر آتا تو عزرائیل سے ای نامہ بر پہلے
لڑکپن مین وہ فتنہ تھے لڑکپن یک قیامت تھی | کھلونا کچھ نہ کھیلے کھیلے میری جان پر پہلے
سنا ہمنے اسی رستے سے یار آتے ہین گھر اپنے | تو کوسون تک گئی ہی دوڑتی اپنی نظر پہلے
بتون کے عشق مین منظور اگر صدمے اٹھانے ہین | تو بسم اللہ پیدا کیجے پتھر کا جگر پہلے
اب ایسے ہین کہ دریہ مین بہے پانی برہمن اپنی | چمن پر مارتے تھے دار اپنی چشم تر پہلے
بھلا دیکھین تماشا یہہ بگڑی کہ وہ ای یار | نظر جسم اپنا آتا دور سے ہی یا کمر پہلے

دریغا وا دریغا حسرتا وا حسرتا ای صدر
کہ میرے ضعف نے کر ڈالا مجھکو بے خبر پہلے

جانمن مجھکو تمہارا دل لگانا یاد ہے | دل لگا کر دل لگی مین دل دکھانا یاد ہے

تم گئے غیروں کے ہمراہ تو ہمارا کیا گیا
ہم بھی جائینگے ہمیں اپنے سے جانا یاد ہے

کیا بٹھاتے ہو ہمیں پاس اپنے ہم بہو نہیں
ابتلک تو ہمکو محفل سے اٹھانا یاد ہے

ای پری غصہ ترا بھولا نہیں بھولا نہیں
آگ ہو ہو کر مرے دلکا جلانا یاد ہے

اب جو کہتے ہو کہ آئے وہاں مری جوتی کو کیا
خود فراموش انکو پہلے کا آنا یاد ہے

اشک و آہ آتشیں یک آگ کے پتلے ہیں صدر
انکو کیا بولوں لگانا اور بجھانا یاد ہے

دکھلائے ہیں جنوں نے بیاباں نئے نئے
گلشن نئے نئے مجھے بستان نئے نئے

گل کے جگہہ ہی خار تو بلبل کے جاے بوم
شاید کہ اندنوں ہیں گلستان نئے نئے

یا مجھ سے تھے پرانے قدیم آشنا کوئی
یا ہو گئے ہیں اندنوں جانان نئے نئے

وحشت کی اپنے درستِ درازی تو دیکھئے
رکھتے ہیں ہم قبا میں گریبان نئے نئے

خاطر ہماری جمع ہو کس طور سے بھلا
رکھتے ہیں طور زلف پریشان نئے نئے

جاتے تھے اگلے گھر میں کہ دربان قدیم تھے
نوکر اب اسکے گھر پہ ہیں دربان نئے نئے

شعر آپ کچھ لکھو کہ لکھے بعد کچھ بڑے
بیٹھے ہیں کب سے صدر غزلخوان نئے نئے

بیجا نہ ہم جہان میں آئے چلے گئے
آئے تو صدمے عشق کے پائے چلے گئے

دیکھے کسی نے حسرت دیدار جب مری
حالت یہ میرے اشک بہائے چلے گئے

جانے سے اُن کے اپنے سے جاتا ہی تو دل
اپنے نہ تھے وہ تھے تو پرائے چلے گئے

اللہ رے کاٹ واہ رے شمشیر ابرو میان
سر لاکھون اکدم مین اُڑائے چلے گئے

ہمنے ہمارے دل نے جگر نے بھی جان نے
لاکھون ہی پیچ زلف کی کھائے چلے گئے

آنکھونکو بحر آہ کو آندہی کہا مرے
طوفان یہ اپنے تمنے اُٹھائے چلے گئے

نامے بھی لادئے مجھے ای صدر یار کے
فقرے بھی قاصدون نے سنائے چلے گئے

نہین ان کے لبون پر رنگ پان ہے
ہلال عید قربان جانفشان ہے

مسی اس گل کے ہونٹھون پر عیان ہے
کہ لعل تر تہ نیلم عیان ہے

رخ پرنور پر وہ زلف مشکین
کھلے مشک و گلے عنبر فشان ہے

نہ کیون سرسبز ہووے نخل الفت
بہار باغ بزم دوستان ہے

کبھی بھولے سے کین باتین نہ مجھسے
فقط کہنے کو صاحب کو دہان ہے

وگرنہ آئینے کو توڑ دیتا
کرون کیا منہہ تمھارا درمیان ہے

دماغ اب کیون نہو تیرا فلک پر
وہ مہرو صدر تجھپر مہربان ہے

زلف جو وہ کالی سی ہے
کالا ھے کالی سی ہے

ان کے کمر کو کہتے ہین
جسم لاغر کی سی ہے

سرخی ان کے ہونٹھون کی
لعلون کی لالی سی ہے

لب پہ ترے مسی کی دھڑی
سوسن کی پتی سی ہے

گھر مین مرے کوڑی بھی نہین
ہی تو یک پیسی ہے

ان کے کمر کا ہے یہہ نشان
دبلی سی پتلی سی ہے

باتین معجز ہین بخدا
لب اوس بت کا عیسی ہے

مژگان اس قاتل کے صدر
بھالا ہے برچھی سی ہے

یہہ کسکی قامت نازک نے مجھکو مار ڈالا ہے
جو میرے گور رکھل یاسمین کا ایک تھالا ہے

ترے گیسوے پیچان نے تو ہمکو مار ڈالا ہے
بجای عشق پیچان گور پر کیون کو تیالا ہے

مرے نزدیک اے دل درد کا سامان ہی اتنا
ہین آنسو آنکھ مین سینے مین آہین لب پہ نالا ہے

ہوی مدت مری آنکھون بھر کر مردمک اسکی
تعب کیا ہی ہم چشمو اگر آنکھون نہین جالا ہے

ہمارے داغ سینہ نہین ہے داغ نرگس کو
جمن ہے لالہ ہی ایسے شمع محفل مین لالا ہے

لڑی آنسو کی اپنے یہان گلے کا ہار ہی اپنے
گلے مین وہان انہون کے غیر کا موتیکا مالا ہے

کسی یک چاند کے ٹکڑے کی مژگان نے ہمیں مارا
نظر آتی ہی سوئی قبر مین اتنا اجالا ہے

ہوا غم عشق نے یار اکہا ہو لگا کیونکر نہ غم اسکا
جسے کہتے ہین غم کھانا مرے منہ کا نوالا ہے

اگر آنا ہی آجتک دیکھ لے تو صدر کو اپنے
پھر آئیگا نہین ملک عدم کو جانیوالا ہے

تمت تمام شد

بتاریخ یازدہم ماہ مبارک ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۲۸۷ ہجری
مطابق یازدہم جون ۱۸۷۰ عیسویہ بقلم محمد جمال الدین متخلص بہ اعجاز
قلمی شدہ در مطبع انوری شاہی عمدۃ الاخبار مدراس حلیہ انطباع پوشید
کتاب ہذا بی مہر مہتمم کارخانہ موصوف یعنے مشفقی مکرمی محمد اکبر صاحب کسے نباید خرید
اگر خرید کند دعوی قیمت سرقہ نمودہ پیش ارباب عدالت استغاثہ کردہ خواہد شد فقط + + + +